REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۲

شمارہ ۲۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- مُنیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ
محمد نسیم خان

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:-
۲۰ پاؤنڈیا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:-
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان - ۱۴۳۵۱۶

۲۵ ذوالحجہ ۱۴۱۳ ہجری | ۱۷ احسان ۱۳۷۲ ہش | ۱۷ جون ۱۹۹۳ء

اخبارِ احمدیہ

لنڈن ۱۱ جون۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ آج سے ٹھیک گیارہ سال قبل ۱۱ جون ۱۹۸۲ء کو حضور انور نے مسجد اقصیٰ ربوہ میں اپنی خلافت کا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا۔ اور آج پھر ۱۱ جون کو ہی گیارہویں سال کے اختتام پر بارہویں سال کا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم الشان دورِ خلافت تمام دُنیا کے لئے مبارک فرمائے۔ اس موقع پر ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احبابِ جماعت کی خدمت میں پُرخلوص مبارکباد پیش کرتے ہوئے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کا حامی و ناصر ہو اور ہر آن آپ کی حفاظت و نصرت فرمائے آمین۔

جو شخص خُدا کے لئے بعض حصّہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا!

کلماتِ طیبات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اُس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہُوں کہ اس کے مال میں بھی دُوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اَور رنگ میں کوئی خدمت بجا لاکر خدا تعالیٰ اور اُس کے فرستادہ پر کوئی احسان کرتے ہو بلکہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بُلاتا ہے۔ اور مَیں سچ سچ کہتا ہُوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک اَور قوم پیدا کر دے گا کہ اُس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے۔ اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبّر کرو۔ اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ مَیں بار بار تمہیں کہتا ہُوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اُس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔"

(اشتہار تبلیغِ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۴-۵۵ بحوالہ نظام بیت المال صفحہ ۱۲-۱۳)

خُلاصہ خُطبہ جُمعہ ۱۱ جون ۱۹۹۳ء

مخلص اور متّقی داعیین الی اللہ دعوت الی اللہ کے کاموں میں ریاء کو داخل نہیں کرتے

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم فتوحات و برکات کے حیرت انگیز دور میں داخل ہو چکے ہیں

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

لنڈن ۱۱ جون (ایم۔ٹی۔اے)۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مبارک دورِ خلافت کے بارہویں سال کا پہلا خطبہ جمعہ آج مسجد فضل لنڈن میں پڑھایا۔ آج سے ٹھیک گیارہ سال قبل اپنی خلافت کا پہلا جمعہ بھی آپ نے ۱۱ جون (۱۹۸۲ء) کو ہی مسجد اقصیٰ ربوہ میں پڑھایا تھا۔

تشہد و تعوذ اور سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۖۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

(سُورۃ الفتح: آیت ۳۰)

پھر فرمایا:-

اس مضمون پر مَیں پہلے بھی ایک حصہ پر روشنی ڈال چکا ہوں۔ لیکن وہ مضمون اس جمعے میں تشنہ رہا۔ اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے بعض حوالہ جات بھی پیش کرنے تھے۔ بائیبل یعنی عہد نامہ جدید سے حضرت مسیح علیہ السلام کے وہ حوالے بھی پیش کرنے تھے جن کا اس آیت کے بیان کردہ مضمون کے ساتھ تعلق ہے۔ اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حوالہ پیش فرمایا جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہماری جماعت کی تدریجی ترقی ایک کھیتی کی طرح ہوگی اور وہ مقاصد و مطالب اُس بیج کی طرح ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے۔ وہ مراتب اور مقاصدِ عالیہ جن تک اللہ تعالیٰ اس کھیتی کو پہنچانا چاہتا ہے ابھی دُور ہیں۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتے جب تک وہ خصوصیت پیدا نہ ہو جو اس سلسلے کے قیام سے اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے۔ توحید کے اقرار میں ایک خاص رنگ ہو۔ تبتّل الی اللہ خاص رنگ کا ہو۔ ذکرِ الٰہی میں خاص رنگ ہو۔ حقوقِ اسلام میں خاص رنگ ہو۔ یہ چار عنوانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم فرمائے ہیں جن کا تعلق مسیحی صفات سے بھی ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن صفاتِ حسنہ سے بھی ہے جن کا مذکورہ آیت میں ذکر فرمایا گیا ہے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہُوئے حضور انور نے احبابِ جماعت کو اُن کی ذمہ داریاں بتاتے ہوئے فرمایا کہ ہم وہ جماعت ہیں جن کا ذکر گزشتہ صحیفوں میں بھی ملتا ہے اور قرآنِ مجید میں نہایت شان سے اُسے بیان کیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ ہماری مثال دیتے ہُوئے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے کَزَرْعٍ

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ ر احسان ۱۳۷۲ ہش

مالی مجاہدین کی ایک لامثال جماعت

اِس میں شک نہیں کہ جماعتِ احمدیہ دُنیا میں ایک ایسی واحد جماعت ہے جو کمیت و کیفیت ہر دو اعتبار سے بے مثال و لازوال مالی قربانی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اور عرصہ سَو سال سے اس کے افراد کے دل و دماغ میں یہ بات رچ بس گئی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور خلفاءِ وقت کی طرف سے پیش کردہ تحریکات خواہ وہ مستقل نوعیت کی ہوں یا وقتی نوعیت کی، ہر صورت میں ہر احمدی مرد و عورت یہاں تک کہ بچوں نے بھی حسبِ استطاعت اس پر عمل کرنا ہے۔

دُنیا میں مالی قربانی کرنے والے اگرچہ اور بھی بہت سے لوگ ہیں اور بہت سی جماعتیں ہیں۔ لیکن کسی جماعت میں ایسا مالی نظام آج تک دیکھنے میں نہیں آیا جیسا کہ جماعتِ احمدیہ میں اپنی مخصوص روایات کے مطابق مستقل و مستحکم شکل اختیار کر چکا ہے۔ مثال کے طور پر کسی جماعت میں اگر پچاس افراد ہیں اور پچاس کے پچاس اگر موصی ہیں تو چندہ وصیت اور اگر غیر موصی ہیں تو چندہ عام۔ جلسہ سالانہ۔ تحریکِ جدید۔ وقفِ جدید۔ اور دیگر ذیلی تنظیموں کے چندہ جات کے علاوہ بیسیوں قسم کی دیگر طوعی تحریکات و صدقات میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ اور اگر کسی پر زکوٰۃ فرض ہے تو ادائیگیٔ زکوٰۃ میں بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ اِس بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہر احمدی اپنی آمد کا کم از کم بیس فیصد بلکہ اس سے بھی زائد راہِ خدا میں صرف کرتا ہے۔ جس کی رسیدات دے کر ہر جماعت میں باقاعدہ ماہ بماہ حساب رکھا جاتا ہے۔ اور پھر وہ چندہ ایک محنت کش سیکرٹری مال کے ذریعہ مرکز میں پہنچایا جاتا ہے۔ چندہ جات کے اِس نظام میں مزید تقویت کے لئے اور صاف ستھرے حسابات اور ان کی چیکنگ کے لئے اگرچہ مرکز سے انسپکٹرانِ مال تشریف لے جاتے ہیں۔ لیکن جماعتی سیکرٹری صاحبان کی محنت و کوشش ہی دراصل اس مستقل نظام کو مضبوط بُنیادوں پر اُٹھائے ہوئے ہے۔ اور اس کے لئے سب سے بڑی ڈھارس اور حوصلہ افزائی خلیفۂ وقت کے ان خطبات کے نتیجہ میں ملتی ہے جو وہ وقتاً فوقتاً مالی نظام کی مضبوطی کے لئے قرآن و حدیث کے ارشادات اور سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودات کی روشنی میں دل و دماغ میں اُتر جانے والی اپنی مؤثر روحانی آواز میں دیتے ہیں۔

یہ وہ مالی نظام ہے جو آج اِس قدر مستحکم ہو چکا ہے کہ نہ صرف ہندوستان و پاکستان بلکہ دُنیا کے ایک سو تیس ممالک میں اپنی پوری آب و تاب اور اسلامی روایات کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں آج تبلیغی و تربیتی اخراجات کے ساتھ ساتھ خدمتِ خلق کے سُنہری کاموں میں بھی ڈھیروں روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ جس سے مرعوب ہو کر بُزدل اور حقائق سے آنکھیں موند لینے والا مخالف کبھی کہتا ہے کہ یہ روپیہ احمدیوں کو اسرائیل سے مل رہا ہے اور کبھی کہتا ہے کہ امریکہ ان کی مدد کر رہا ہے۔ چونکہ یہ مخالف ظاہر پرست ہیں اِس لئے صرف اور صرف ظاہری اسباب پر ہی اُن کی نظر ہے۔ یہ خدائے قدوس کی اس وراء الورٰی ہستی پر ہرگز ایمان نہیں رکھتے جو مخلصین کے قلوب میں ایسی پُر اثر تحریک کرتا ہے کہ پھر مال و دولت کی اُن کے نزدیک کچھ بھی حقیقت نہیں رہتی۔ اور وہ خدا کے فرستادہ اور اس کی جماعت کے لئے حضرت ابوبکر، حضرت عُمر اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسی عظیم مالی قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور یہی وہ معیارِ قربانی ہے جس کو قرآن کریم میں مالی جہاد کے نام سے موسوم کیا گیا ہے کہ جس طرح ایک جان کی قربانی کرنے والا اس لئے مجاہد کہلاتا ہے کہ اُسے راہِ خدا میں اپنی اور اپنے اہل و عیال کی جان کی پروا نہیں رہتی اِسی طرح مالی مجاہد بھی جس وقت خدا کے رسول یا اس کے خلیفہ کی آواز کو سُنتا ہے تو اپنی اور اپنے اہل و عیال کی ضرورتوں کو پیچھے ڈال کر عظیم الشان مالی جہاد کا رُوح پرور نمونہ پیچھے آنے والوں کے لئے چھوڑ جاتا ہے۔ دراصل ایسے لوگ خدا سے ایک نہایت منافع بخش رُوحانی تجارت کرتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (الصّف: ۱۱-۱۳)

ترجمہ:- اَے مومنو! کیا مَیں تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچا لے گی۔ (وہ تجارت یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسُول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ (تمہارے ایسا کرنے پر) وہ تمہارے گناہوں کو معاف کرے گا اور تم کو ان جنّتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ہمیشہ رہنے والی جنّتوں کے پاک مکانوں میں (تم کو رکھے گا) یہ بڑی کامیابی ہے (جو وہ تم کو دے گا)۔ (ترجمہ از تفسیرِ صغیر)

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا موجودہ مالی سال ۳۰ ر جون ۱۹۹۳ء کو ختم ہو رہا ہے۔ گویا صرف چند یوم باقی رہ گئے ہیں۔ بلاشک سیکرٹریانِ مال اور عہدیدارانِ جماعت اپنی اپنی جماعت کے منظور شدہ بجٹوں کے مطابق سو فیصد بلکہ اس سے بڑھ کر وصولی کے لئے کوشاں ہوں گے۔ صرف حصولِ ثواب کی خاطر ہم بھی یہ چند سُطور قارئینِ بدر کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

اِس موقع پر نہایت ادب سے عرض ہے کہ ہندوستان کی جماعت جس قدر مالی قُربانی کا مظاہرہ کر رہی ہے وہ ہمارے مکمل اخراجات کے لئے مکتفی نہیں۔ باوجود اِس کے ہمیں اپنے بعض اخراجات کی تکمیل کے لئے بیرونی امداد کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ حالانکہ ہم پہلے یہاں سے بیرونی ممالک کی جماعتوں کی امداد کرتے تھے۔ لیکن آج ہمیں ساڑھے سولہ لاکھ روپے مرکزی فنڈ سے لینا پڑتا ہے تب جا کر اخراجات پُورے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر ہم ہندوستانی احمدی کوشش کریں اور دُعائیں کریں تو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہ روپیہ خود اپنے ہی وسائل سے پیدا کر سکتے ہیں۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر جماعت میں باقاعدہ اور منظّم شکل میں باشرح چندہ جات کی وصولی کے لئے ہنگامی سطح پر کوششیں شروع کی جائیں۔ ہر شخص کو بتایا جائے کہ خواہ وہ ملازم ہے یا تاجر، مزدور ہے یا زمیندار اُسے اپنی قربانی خدائے علیم و خبیر کے حضور پیش کرنی ہے۔ جو دلوں کے راز اور سینوں کے بھید جانتا ہے۔ اِس لئے صاف نیّت سے کی گئی قربانی اس کے حضور میں قبول ہو سکتی ہے۔ ٹھیک نیّت سے نہ دینا، دیئے گئے کو بھی ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ اِس موقع پر جہاں ہم مجالسِ عاملہ کے اجلاسات بُلائیں۔ عہدیداران اور احبابِ جماعت کو بیدار کریں۔ اِنفرادی ملاقاتوں اور اجلاسات وغیرہ کے ذریعہ اپنے بزرگوں کی مثالیں بتا کر پیار و محبّت اور حکمت سے بھری ہوئی نصیحت کریں۔ وہاں سب سے ضروری امر یہ ہے کہ مالی قُربانی کے تعلق میں حضور انور ایّدہُ اللہ تعالیٰ کے خطبات ہر فردِ جماعت کو سُنائے جائیں کہ اسی میں ہمارے تمام پروگراموں کی کامیابی کا راز ہے — !

(مُنیر احمد خادم)

جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس سال جلسہ سالانہ قادیان ۲۶-۲۷-۲۸ ر فتح (دسمبر) ۱۳۷۲ ہش (۱۹۹۳ء) کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب اس عظیم الشان رُوحانی اِجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں۔

ناظرِ دعوۃ و تبلیغ قادیان

خطبہ جمعہ

جو زمین پر تکبر کرتے ہوئے خدا کی جگہ لینے کی کوشش کرتے ہیں جب عذاب کو سامنے دیکھتے ہیں تو ان کی دعا قبول ہونے کا کوئی وقت نہیں رہتا

جہاں بھی انتظامیہ مستعد ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بھی وہاں اسی طرح مستعدی کے رد عمل دکھاتی ہے

جہاں انتظامیہ دعا کرنے والی ہے وہاں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیرت انگیز نشان ظاہر ہوتے ہیں

غیر المغضوب علیھم کی تفسیر اور مغضوب علیھم گروہ کی بعض دعائیں

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۱۲ وفا (جولائی) ۱۳۷۰ ہش ۱۹۹۱ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا گذشتہ جمعہ میں میں نے غیر المغضوب علیھم کی تفسیر کے دوران مغضوب علیھم گروہ کی بعض دعائیں نمونۃً آپ کے سامنے رکھی تھیں وہی مضمون آج بھی جاری رہے گا۔ لیکن دوسری آیت جو گذشتہ تسلسل میں پیش کرنی تھی اس سے پہلے میں

فرعون کے غرق سے متعلق

کچھ مزید کہنا چاہتا ہوں میں نے یہ استنباط کیا تھا کہ قرآن کریم نے جب یہ فرمایا کہ جب فرعون غرق ہونے کے قریب پہنچا تو اس نے ایک دعا کی اور اس دعا کے نتیجے میں ہم نے اس کو یہ جواب دیا کہ

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○
(سورہ یونس: آیت ۹۲)

اب تو دعا کا وقت نہیں رہا کیونکہ اس سے پہلے تو مسلسل نافرمانی کرتا رہا اور فساد پھیلاتا رہا۔ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ: لیکن آج کے دن ہم تیرے بدن کو ضرور نجات دے دیں گے لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً۔ تاکہ وہ جو تیرے بعد آنے والے ہیں ان کے لئے تو عبرت کا نشان بن جائے۔

اس بحث میں میں نے یہ امکان پیش نظر رکھا تھا اور میں اب بھی یہی یقین رکھتا ہوں کہ بدن کی نجات کا جو وعدہ فرعون کو دیا گیا تھا۔ اس سے مراد محض لاش کی نجات نہیں کیونکہ لاشیں تو بہتوں کی کنارے پر پہنچ گئی ہونگی بہت سے ایسے ہیں بلکہ اکثر فرعون وہی ہیں جن کی لاشیں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دی گئی تھیں تو خصوصیت کے ساتھ اس فرعون کی دعا کے نتیجے میں جب بدن کی نجات کا ذکر ہے تو اس سے میں نے یہ استنباط کیا کہ ایسی زندگی مراد ہے جو روح سے عاری ہو جیسے انگریزی میں ZOMBIE کہا جاتا ہے بعض ایسے لاش نما انسان ہوتے ہیں جن کی زندگی روحانیت سے کلیۃً عاری اور روح سے عاری ہوتی ہے انگریزی میں لفظ ZOMBIE تو ظاہری روح کے بغیر زندگی کا تصور پیش کرتا ہے لیکن نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ میں جو مضمون ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ہم تجھے زندگی تو دے دیں گے مگر نجات نہیں دیں گے اور روحانیت سے عاری زندگی ہوگی۔

اس ضمن میں باقی آیات جن میں فرعون اور اس کے ساتھیوں کے غرق کا ذکر ہے کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ سوائے ایک موقعہ کے ہر دوسری جگہ بنو اسرائیل کو نجات دینے اور ان کی پیروی کرنے والے ان کے پیچھے آنے والے فرعون کے لشکر کے غرق کا ذکر ہے لیکن ایک جگہ خود فرعون کے غرق کا بھی ذکر ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس موقعہ کے ساتھ اس مضمون کا کہیں تضاد تو نہیں جو میں بیان کر رہا ہوں۔ سورۂ بقرہ میں ہے کہ

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○ (بقرہ: ۵۱)

یعنی ہم نے آل فرعون کو غرق کر دیا اور تم دیکھ رہے تھے پھر سورہ انفال میں بھی وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ کا ذکر ہے پھر سورہ الشعراء میں وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ○ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ○ (الشعراء ۶۶:۶۷)

اسی طرح الزخرف میں بھی یہی مضمون ہے مختلف جگہ جہاں بھی فرعون اور اس کے ساتھیوں کے غرق کا ذکر ملتا ہے سوائے ایک سورۃ الاسراء کے باقی جگہ صرف فرعون کے ساتھیوں یا فرعون کی قوم کے غرق کا ذکر ہے۔ سورہ الاسراء میں یہ ذکر ہے۔ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا۔ (الاسراء ۱۰۴) اور ہم نے فرعون کو اور اس کے ساتھ جو بھی تھے سب کو غرق کر دیا۔

اب سوال یہ ہے کہ ایک جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اس کو غرق کر دیا دوسری جگہ فرماتا ہے جب غرق قریب آیا اور اس نے دعا کی تو ہم نے اس سے بدنی نجات کا وعدہ کر لیا تو کیا ان دونوں کے درمیان تضاد ہے یا کوئی مفاہمت کی صورت ممکن ہے غرق کا لفظ جب میں نے ڈکشنری میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہر جگہ جس کو ہم اردو میں ڈوبنا کہتے ہیں بالکل وہی مفہوم عربی میں غرق کا پایا جاتا ہے کوئی شخص تیرنے کی کوشش کرتا ہو، بچنے کی کوشش کرتا ہو لیکن ہار جائے اور پانی کے اندر ڈوب جائے ڈوب مرنے کا معنی غرق کا میں نے کہیں نہیں دیکھا۔ اس لئے ان دونوں میں میرے نزدیک تضاد کوئی نہیں جس طرح خدا تعالیٰ نے مچھلی کے پیٹ سے بھی ایک نبی کو زندہ بچا لیا تھا جہاں اس کے بچنے کے امکان ایک عام ڈوبے ہوئے آدمی کے بچنے کے مقابل پر بہت کم تھے۔ بارہا ہم نے دیکھا ہے کہ ایک شخص ڈوب جاتا ہے اور ڈوبے ہوئے کو ایسی حالت میں نکال لیا جاتا ہے کہ ابھی اس نے دم نہیں توڑا اور پھر کوشش کرکے اس کو بچا لیا جاتا ہے پس خدا تعالیٰ جہاں غرق کا لفظ استعمال فرماتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ فرعون اندر ڈوبا ہے اور اپنے لشکر کے ساتھ ڈوبا ہے اور جہاں فرماتا ہے کہ ہم تیرے بدن کو نجات بخشیں گے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں

کہ ڈوبے ہوئے کے لئے ظاہری زندگی کے بچانے کا انتظام ممکن ہے اور خدا تعالیٰ نے ایسا انتظام ضرور کیا ہوگا کیونکہ اس وعدے کا خصوصیت کے ساتھ یہاں ذکر کرنا ایک گہرا پیغام رکھتا ہے اور وہ پیغام اس وقت تو لوگوں کو سمجھ نہیں آرہا تھا اب کی دنیا میں ہمیں سمجھ آیا جبکہ ہم نے

فرعون کی لاش

کو بچا ہوا اور ممی ہوئی ہوئی حالت میں دیکھا لیکن جب میں نے مزید تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ وہ فرعون جس نے موسیٰ سے ٹکر لی تھی اور جس کے متعلق یہ آتا ہے کہ ہم نے اس کو غرق کیا وہ فرعون ۹۰ سال کی عمر میں طبعی موت مرا ہے اور اس کی ممی اور اس کے سارے کاغذات جو ساتھ ہیں اور تمام تحریریں یہ بتا رہی ہیں کہ وہ نوعمری میں غرق ہونے کی حالت میں نہیں مرا تھا بلکہ لمبی عمر پاکر اس کے بعد اس نے کئی لڑائیاں بھی کی ہیں ان لڑائیوں کے بعد ایک جگہ فلسطینیوں کے ہاتھوں بڑی بھاری شکست بھی کھانے لگا تھا جس کو بعد میں دوبارہ ایک قسم کی فتح میں تبدیل کیا گیا لیکن ایک موقع پر تو بہرحال بہت ذلت ناک شکست بھی اس نے کھائی۔

سوال یہ ہے کہ کیا قرآن مجید کا ایسا ترجمہ کیا جائے گا جس کے مقابل پر تاریخی گواہی کھڑی ہو اور بجائے اس کے کہ وہ لاش عبرت کا نشان بنے نعوذ باللہ من ذالک قرآن کریم پر ایک شک ڈالنے کا نشان بن جائے۔ ایک یہ پہلو ہے دوسرا پہلو یہ ہے کہ قرآن کریم کے معانی پر غور کر کے اس کی خاص طرز کلام کو سمجھتے ہوئے ایسے معنی کئے جائیں جو بجائے اس کے کہ حقائق سے متضاد دکھائی دیں حقائق کو اس رنگ میں پیش کریں کہ غیر معمولی طور پر خدا تعالیٰ کی شان اُن سے ظاہر ہو اور وہ لاش واقعتہً عبرت کا نشان بن جائے۔ میرا رجحان لازماً اس طرف ہے اور میرے نزدیک غرق ہونے اور غرق ہونے کے بعد بچائے جانے میں کوئی تضاد نہیں ہے بلکہ عام انسانی تجربہ ہمیں بتاتا ہے کہ بارہا ڈوبے ہوؤں کو بچا لیا گیا ہے خاص طور پر فرعون کے اردگرد جو اس کا محافظ عملہ تھا اور خاص طور پر اس لئے کہ وہ دریائے نیل کے کنارے بسنے والے لوگ تھے اور اُن میں بڑے بڑے پیراک تھے بہت ماہر غوطہ خور موجود تھے ان لوگوں کا اپنے بادشاہ کو بچانے کی کوشش نہ کرنا بعید از فہم ہے اس لئے ہرگز بعید نہیں بلکہ میرے نزدیک واقعتہً یہی ہوا کہ فرعون کے ڈوبنے کے بعد اس کے ساتھیوں نے غوطہ خوری کے ذریعے جو بھی انہوں نے کوشش کی اس کی لاش کو نکالا اور چونکہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ میں تیرے بدن کو نجات بخش دوں گا اس لئے وہ بدن زندہ رہا اور ایک لمبے عرصے تک اس بدن کے ساتھ وہ چلتا پھرتا حکومت کرتا ہوا دکھائی دیا لیکن اس کی روح کو نجات نہیں بخشی گئی گویا زندگی میں ہی اس کی موت کا فیصلہ کر دیا گیا تھا اور یہ ایک ایسا قطعی فیصلہ تھا جو باقی سب سے اس کو جدا کرتا ہے باقی لوگوں کے لئے آخر دم تک توبہ کا دروازہ کھلا رہتا ہے اس سے زیادہ اور کوئی کیا عبرت کا نشان ہو سکتا ہے کہ ایک لمبی زندگی اور بادشاہت کی اور فخر کی زندگی اس کے سامنے پڑی ہو اور اس کو معین طور پر خبر دی گئی ہو کہ تم پر ہر قسم کی توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہے اب تم ایک ظاہری زندگی بسر کرو گے لیکن اس میں کوئی روحانیت نہیں ہوگی تو یہ ساری باتیں میرے ذہن میں تھیں اور ہیں اور اس کے باوجود میرا رجحان اسی طرف ہے کہ قرآن کریم نے جو وعدہ کیا تھا وہ بدنی زندگی کا وعدہ تھا محض بدن کو عبرت کا نشان بنانے کا وعدہ نہیں تھا۔

اب ہم بقیہ آیات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں

ایک دعا یہ بتائی گئی ہے

کہ:

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَا اَخِّرْنَا اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ لا نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ط اَوَلَمْ تَكُوْنُوْا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ (سورہ ابراہیم: آیت ۴۵)

اور تو لوگوں کو اس دن سے ڈرا جس دن عذاب ان کو آئے گا فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَا اَخِّرْنَا اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ۔ وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا ہے وہ خدا سے یہ استدعا کریں گے کہ اے خدا ہمیں کچھ اور مہلت دے دے نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ہم تیری دعوت کو قبول کریں گے اور تیرے بھیجے ہوؤں کی پیروی کریں گے اَوَلَمْ تَكُوْنُوْا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ کیا اس سے پہلے تم یہ قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے کہ ہمیں کبھی کوئی زوال نہیں ہوگا۔

وَسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ (ابراہیم: آیت ۴۶)

اور تم ان لوگوں کے گھروں میں بسے رہے جنہوں نے تم سے پہلے اپنی جان پر ظلم کئے تھے وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ اور تم پر خوب روشن ہو چکا تھا کہ ان کے ساتھ ہم نے کیا سلوک کیا تھا وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ اور ہم نے تمہارے سامنے کھول کھول کر مثالیں بیان کی تھیں وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ اور جو مکر وہ کر سکے انہوں نے وہ سارے مکر کئے اور اللہ کے پاس اُن کے مکروں کا مکمل ریکارڈ موجود ہے وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ خواہ اُن کے مکر ایسے بھی تھے جس سے پہاڑ ٹل جاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کے مکروں کو ناکام کر دیا یہ جو دعا ہے یہ ویسی ہی دعا ہے جیسی کئی دعائیں اس سے پہلے بھی آپ کے سامنے پیش کی جا چکی ہیں کہ ہمیں اس وقت جبکہ خدا کا فیصلہ آجائے اس وقت کی دعائیں قبول نہیں ہوا کرتی اس سے پہلے فرعون کی دعا کی مثال بھی گزری ہے لیکن اس میں خدا تعالیٰ نے خود استثناء فرمایا ہے کہ جزوی طور پر میں تیری بات مانوں گا لیکن مکمل طور پر نہیں مانی جائے گی اکثر دعائیں تو وہ بیان کی گئی ہیں جو قیامت کے دن جہنم کے سامنے پیش کرتے ہوئے یا جہنم کے اندر ظالموں کی التجائیں ہیں اور اُن سب کے رد ہونے کا ذکر ہے۔ کچھ دعائیں وہ ہیں جو موت کا منہ دیکھ کر یا عذاب کا منہ دیکھ کر کی جاتی ہیں اُن کے بھی اکثر رد ہونے کا ذکر ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان کی دعائیں صرف دو تین مضمونوں پر کیوں مشتمل ہیں وجہ یہ ہے کہ مومن کو تو ایسے دور میں ابتلاؤں کی ایک لمبی زندگی ملتی ہے جبکہ دعائیں قبول ہو سکتی ہیں وہ دعائیں کرتا ہے اور دعائیں مقبول ہوتی ہیں اور اس کے بے شمار نمونے ہیں جو اس کی زندگی کے مختلف حالات پر چسپاں ہوتے ہیں لیکن کافر کی دعائیں ہوتی اس وقت کی ہیں جبکہ آخری وقت آپہنچا ہو۔ اس لئے صرف نجات کی چند دعائیں یا عذاب سے بچنے کی دعا کے سوا آپ کو کوئی دعا نظر نہیں آئے گی ان کو دعا کا شعور نہیں ہوتا اس لئے دعا کے بہت تھوڑے نمونے ہیں جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے رکھے ہیں لیکن اُن پر بھی جب غور کریں تو ان سے ہمیں بہت سی نصیحت ملتی ہے یہاں ایک عجیب بات یہ ہے کہ یہ ذکر فرمایا کہ جب وہ عذاب کا منہ دیکھیں گے تو بچنے کے لئے دعا کریں گے لیکن جو جواب اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس کا بظاہر اس دعا سے تعلق نہیں ہے فرمایا: اَوَلَمْ تَكُوْنُوْا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ تم وہی لوگ نہیں ہو جو اس سے پہلے قسمیں کھایا کرتے تھے کہ تم پر کبھی زوال نہیں آئے گا۔ وہ تو یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے خدا ہمیں

بچالے۔ ہم توبہ کریں گے۔ ہم سے عذاب ٹال دے تا کہ ہم دوبارہ موقعہ پائیں کہ تیرے رسولوں کی پیروی کریں اور تجھ پر ایمان لائیں لیکن جواب یہ دیا جارہا ہے کہ کیا اس سے پہلے تم ہی لوگ یہ قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے کہ ہمیں کوئی زوال نہیں آئے گا۔

اصل بات یہ ہے کہ یہاں ان کافروں کا ذکر ہے جو زمین میں تکبّر کرتے ہوئے

خدا کی جگہ لینے کی کوشش

کرتے ہیں اور خدا کے بھیجے ہوؤں کو ایسے چیلنج کرتے ہیں کہ جن کے نتیجے میں گویا خدائی کے اختیارات اُن کو مل چکے ہیں اور کھلے کھلے چیلنج کرتے ہیں کہ جو کچھ کرنا ہے کرلو جو عذاب لا سکتے ہو لے آؤ ہم پر کبھی کوئی زوال نہیں آئے گا ہمیں ہمیشگی کی بادشاہت عطا ہوئی ہے ہماری طاقت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تو یہ ساری کہانی ہے جو اس قسم کے اندر بیان فرمادی گئی تم یہ کہا کرتے تھے اور قسمیں کھایا کرتے تھے کہ تمہیں زوال نہیں آئے گا کن معنوں میں زوال نہیں آئے گا جب وہ انبیاء سے ٹکر لیتے تھے تو اُن کو وہ کہا کرتے تھے کہ جو کرنا ہے کر گزرو۔ جو دھمکیاں کرنی ہیں کرو کوئی دنیا میں ایسی طاقت نہیں۔ کوئی آسمان پر ایسی طاقت نہیں جو ہماری ترقیول کو تنزّل میں بدل دے فرمایا کہ جن کے تکبّر کا یہ حال ہے وہ جب عذاب کو سامنے دیکھتے ہیں اور اس زوال کو دیکھتے ہیں جس کے متعلق وہ انکار کیا کرتے تھے تو اس وقت ان کی دُعا کے قبول ہونے کا کوئی وقت نہیں رہتا وَسَكَنْتُمْ فِي مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یہاں ہر جگہ جہاں کافر یا ظالم کی دُعا بیان ہوئی ہے اس کے رد ہونے کے دلائل بھی بیان فرما دیئے گئے ہیں۔ فرمایا: تم تو ایسے لوگ ہو جو تم نے کبھی نصیحت پکڑی ہی نہیں اب عذاب کو دیکھ کر کیسے نصیحت حاصل کروگے کیا اس سے پہلے تم جیسے لوگوں پر عذاب نہیں آئے تھے؟ کیا انہی کے گھروں میں تم نہیں رہ رہے؟ کیا تم نے تاریخ سے یہ سبق نہیں سیکھے کہ تم جیسے کام کرنے والے تم سے پہلے ہلاک کر دیئے گئے پس اگر عذاب سے تم نے نصیحت پکڑنی ہے تو پہلوں کے عذاب سے کیوں نصیحت نہ پکڑی وہ بھی تو تم جیسے ہی تھے تمہارے جیسے کاموں کے نتیجے میں وہ اپنے بدانجام کو پہنچے پس تمہارے سامنے ان کا ماضی ہے اور اب تم اس ماضی کو بھلا کر نظر انداز کرنے کے بعد جب اس کو مستقبل کے طور پر اپنے سامنے دیکھ رہے ہو تو ہمیں کہتے ہو کہ ہمیں واپس کردو۔ ہم نصیحت پکڑیں گے۔ یہ فطرت کے خلاف بات ہے جسے نصیحت پکڑنی ہو وہ دوسرے کے بدحال کو دیکھ کر اپنے لئے نصیحت کا رستہ اختیار کرتا ہے اور نیکی کا رستہ اختیار کرتا ہے۔ جب اپنے اوپر آپڑے تو پھر بچنے کا کوئی سوال نہیں رہا کرتا وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ اور پھر وہ بھی تمہاری طرح بہت مکر کرنے والے تھے اور خدا کے پاس اُن کا مکر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے کہ اُن کے مکر کو جس طرح چاہے ذلیل اور رسوا کرکے نامراد کردے عِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ان کے مکر خدا کی مٹھی میں ہیں۔ وہ خدا والوں کو کیا کہہ سکتے ہیں۔ دوسرا ہے کہ خدا کے پاس اُن کے مکروں کا مکمل ریکارڈ موجود ہے وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ۔ اگر ایسے ایسے مکر بھی اُن کے پاس ہوتے جن سے پہاڑ ٹل جاتے تب بھی خدا کے قبضۂ قدرت میں تھے۔ خدا کی اجازت کے بغیر وہ سارے مکر بے اثر رہتے اور بے اثر رہے تو جو دُعا آخر پر نامنظور کی جاتی ہے اس کا فیصلہ بھی خدا تعالیٰ ساتھ ساتھ بیان فرماتا چلا جارہا ہے۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝
(سورۃ الحجر آیت ۲۹)

اس ذکر کے بعد کہ کس طرح ہم نے انسان کو ایک گلی سڑی مٹی سے پیدا کیا اور پھر فرشتوں کو اس کی اطاعت کا حکم دیا، فرماتا ہے: سب نے اطاعت کی سوائے ابلیس کے جب خدا نے پوچھا کہ کیوں تو نے اطاعت نہیں کی تو اس نے کہا کہ۔

لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ (سورۃ الحجر: آیت ۳۴)

کہ میں ان میں سے نہیں ہوں جو ایک ایسی ذلیل چیز کی اطاعت کریں جسے تو نے گندی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ ایسی گھٹیا اور رسوا چیز کی اطاعت کرنے والوں میں میں نہیں ہوں۔ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ (سورۃ الحجر: ۳۵) فرمایا کہ تو اپنی موجودہ کیفیت سے باہر نکل جا یعنی ہم تجھے ایسی حالت میں نہیں رہنے دیں گے جس حالت میں ہم نے تجھے بنایا تھا۔ تجھے ذلیل و رسوا کریں گے وَاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ (سورۃ الحجر۔ ۳۶) اور قیامت کے دن تک کے لئے تجھ پر لعنت ہے۔

یہ سننے کے بعد تب

شیطان نے دُعا کی

لیکن یہاں لفظ شیطان نہیں ہے بلکہ ابلیس ہے يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ (سورۃ الحجر: ۳۳) یہاں لفظ ابلیس خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ میں آگے جاکر بیان کروں گا کہ کیوں یہ یہاں خاص اہمیت رکھتا ہے قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (سورہ الحجر: ۳۷) اے خدا مجھے اس وقت تک کے لئے مہلت دے کہ لوگوں کو تو دوبارہ نئی زندگی عطا کرے گا قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ (سورہ الحجر: ۳۸) فرمایا: ہاں ہم تجھے اس وقت تک کے لئے مہلت دیتے ہیں اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (سورۃ الحجر: ۳۹) اس معین وقت تک کے لئے جس کا ذکر گزر چکا ہے قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ (سورۃ الحجر ۴۰) اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ قرار دے دیا ہے میں ان کے لئے زمین میں جو کچھ ہے وہ بہت ہی حسین اور خوبصورت بنا کر دکھاؤں گا وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اور میں تیرے سب کے سب بندوں کو گمراہ کردوں گا اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ (سورۃ الحجر ۴۱) وہاں شیطان نے خود یہ استثناء کیا کہ سوائے ان بندوں کے جو تیرے مخلص بندے ہیں۔ یہاں مخلِص کا لفظ نہیں بلکہ مخلَص کا لفظ استعمال کیا گیا ہے مُراد یہ ہے کہ جن کو تو خالص کردے۔ پس شیطان نے جو بات کی ہے وہ بھی حکمت کی بات ہے اور شیطان کی طرف بھی قرآن کریم نے جو باتیں منسوب کی ہیں ان میں سے بعض عقل اور سمجھ کی باتیں ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے شیطان دنیا میں صاحب عقل بھی ہوتے ہیں مگر اکثر کی دفعہ ان کی عقلیں ماری جاتی ہیں جس طرح ابوجہل پہلے ابو الحکم کہلاتا تھا۔ حکمت کا باپ وہ جہالت کا باپ بن گیا اور یہاں ابلیس سے مُراد میں سمجھتا ہوں ہر دَور کا ابلیس ہے۔ زر جہلت دینے سے مُراد یہ ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو بھیجتا ہے تا کہ اس کے خالص بندوں کا اور ظاہری بندوں سے سچے اور مخلَص بندوں کو الگ کرکے دکھایا جائے تو ان کو نبی کے ذریعے مخلَص بنایا جاتا ہے وہ لوگ جو

نبی کی اطاعت

کرتے ہیں وہ خدا کی طرف سے خالص بنائے جاتے ہیں اپنے طور پر کوئی خالص نہیں بن سکتا تو یہ نبوت کا مضمون ہے جس کو شیطان نے یہاں بیان کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ وہ لوگ جن کو نبوت کے ذریعے

تیری طرف سے خلوص عطا ہوگا اور وہ نبوت کی پیروی کے ذریعے مخلص بنائے جائیں گے وہ یقیناً میری پیروی نہیں کریں گے۔ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ (سورۃ الحجر: ۴۲)۔ خدا تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا یہ وہ سیدھا رستہ ہے جو میری طرف آتا ہے۔ یعنی شیطان بھی وہیں بیٹھا ہوا بہکا رہا ہے اور خدا کے انبیاء بھی اسی رستے پر نیک نمونے دکھا رہے ہیں اور جن کو خدا کے ان نیک بندوں پر ایمان لانے کی توفیق ملتی ہے وہ مخلص بنا دیئے جاتے ہیں اور ان پر شیطان کا کوئی دخل نہیں رہتا فرمایا:

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ
اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ

(سورہ الحجر: ۴۳)

میرے بندوں پر تجھے کوئی تسلط نہیں، سوائے اُن کے جو پہلے سے گمراہ ہوں اور ٹیڑھی طبیعت رکھتے ہوں

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ

(سورۃ الحجر: ۴۴)

اور جہنم تم سب کے لئے وعدہ ہے اجمعین سب کے سب اس جہنم میں داخل ہوں گے۔ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ اس کے سات دروازے ہیں لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ (سورۃ الحجر: ۴۵) اور اُن کے ہر دروازے کے لئے ایک حصہ مقرر ہو چکا ہے ایک ایسا جزو ہے جو پہلے سے تقسیم شدہ ہے وہ ان دروازوں کے ذریعے داخل ہوگا۔

ان سادہ سی آیات میں

بہت سی حکمت کی ایسی باتیں

ہیں جن کا ذکر ضروری ہے شیطان نے تو صرف اتنا کہا تھا کہ تیرے مخلص بندوں کے سوا میں سب کو گمراہ کر دوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن کو تو گمراہ کرے گا اُن پر بھی تیرا تسلط اس وجہ سے ہوگا کہ ان کے اندر کجی موجود ہوگی ورنہ تیرا کچھ بھی اختیار نہیں ہے۔ یہ ایک بہت گہرے فلسفے کی اور حکمت کی بات ہے جسے مؤمن کو سمجھ لینا چاہیئے کہ شیطان کا کسی پر بھی کوئی تسلط نہیں ہے جن کو خدا مخلص کر دے ان پر تو اُس کے تسلط کا سوال ہی نہیں، دوسرے جو بندے ہیں ان میں سے وہ جو ٹیڑھے ہوں وہی شیطان کو دعوت دیتے ہیں جن کے نفس میں کجی نہ ہو ان پر شیطان کو غلبہ نہیں مل سکتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ میرے بندوں پر تو تیرے غلبے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ سوائے اس کے کہ کوئی ٹیڑھے لوگ خود تیری پیروی کریں۔

پس

گُناہ کا فلسفہ

ہے جو بہت کھول کر بیان فرما دیا گیا۔ اگر اب اپنی غلطیوں پر کوئی انسان گہری نظر سے نگاہ ڈالے اور اپنے ماضی کے حالات کا مطالعہ کرے تو اس پر یہ خوب کھل جائے گا کہ اندر کی کجی ہے جو باہر سے گناہ کو بلاتی ہے جب تک وہ کجی انسانی فطرت میں پیدا نہ ہو انسان گناہ کی طرف نہ راغب ہو سکتا ہے نہ گناہ اُسے مغلوب کر سکتا ہے اس لئے پہلے اندر ایک فیصلہ ہو جاتا ہے اور وہ وہی فیصلہ ہے جو آگے پھر گناہ کے رستوں کی پیروی کرنے کی توفیق دیتا ہے پس کیسا خوبصورت اور واضح انسانی فطرت کا نقشہ کھینچا گیا ہے پس اندر کی جو کجی ہے اس کا نام شیطان ہے اور باہر سے بلانے والے جو ہیں وہ ابلیس ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے دور میں بھی ابو جہل ایک ابلیس تھا۔

اور اسی طرح ہر دور میں بہت سے ابلیس پیدا ہوتے ہیں ضروری نہیں کہ صرف ایک ہی ہو وہ بدیوں کی طرف بلاتے ہیں اور ہر انسان کے اندر ایک شیطان ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص کی رگوں میں شیطان دوڑ رہا ہے اور ہر شخص کا اپنا شیطان ہے۔ جب پوچھا گیا کہ یا رسول اللہؐ! آپ کا بھی شیطان ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں لیکن وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ یعنی میرے اندر کوئی کجی رہی نہیں۔ یہ فطرت کا بہت گہرا راز ہے ہر انسان کی رگوں میں کچھ نہ کچھ کجی موجود ہوتی ہے جو اسے باہر کی بد آواز کے سامنے سر جھکانے پر آمادہ کر دیتی ہے اور اصل خطرناک شیطان اندر کا شیطان ہے اور وہ شیطان اگر مسلمان ہو جائے تو پھر دنیا میں کسی کو اس شخص اوپر غلبہ نہیں نصیب ہو سکتا یعنی خدا کے سوا کسی کو اس شخص پر غلبہ نصیب نہیں ہو سکتا۔

اس گہری انسانی فطرت کے راز کو سمجھنے کے بعد ایک انسان شیطانی اثرات سے یا ابلیسی اثرات سے بہتر رنگ میں بچ سکتا ہے اور پھر مزید اس بات کو واضح فرما دیا کہ یہاں فطرت انسانی کی بات ہو رہی ہے فرمایا: جہنم جس میں یہ لوگ داخل کئے جائیں گے لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ اس کے سات دروازے ہیں۔ جنت کے بھی سات دروازے بتائے گئے ہیں اور جہنم کے بھی سات دروازے بتائے گئے ہیں۔ اس ضمن میں ربوہ میں آغاز کے سالوں میں میں نے ایک مرتبہ ایک خطبہ دیا تھا جس میں سمجھایا تھا کہ ان دروازوں سے کیا مُراد ہے پانچ تو حواسِ خمسہ ہیں کان کا دروازہ آنکھ کا دروازہ، قوتِ شامہ کا دروازہ، مزے کا دروازہ، لمس کا دروازہ، وغیرہ وغیرہ یہ پانچ سوراخ ایسے ہیں جن کے ذریعے انسان بیرونی دنیا سے رابطہ کرتا ہے۔ اگر ان دروازوں پر پہرے نہ بٹھائے گئے ہوں تو جہاں بھی کمزوری ہوگی۔ وہاں سے کوئی اُچکا داخل ہو سکتا ہے، کوئی چور آ سکتا ہے پس جو لوگ ان دروازوں کی حفاظت کریں وہ خدا کے فضل کے ساتھ امن میں رہتے ہیں لیکن دو دروازے اندر بھی ہیں ان میں سے ایک دماغ کا دروازہ ہے اور ایک دل کا دروازہ ہے اور یہ دونوں دروازے ایسے ہیں جو تمام پانچوں اثرات کو قبول کرتے یا رد کرتے ہیں اور ان اثرات کے نتیجے میں ان کی اپنی ایک شخصیت پیدا ہوتی ہے ایک شخصیت ذہنی قابلیتوں کی شخصیت ہے، ایک شخصیت جذباتی قابلیتوں کی شخصیت ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں بیرونی اثرات سے رفتہ رفتہ بنتی ہیں۔ اور اندرونی قابلیتوں کے اوپر جب بیرونی اثرات اپنی روشنی ڈالتے ہیں تو ان کے نتیجے میں اندر سے ایک روشنی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح جب بیرونی اندھیرے اندر کے اندھیروں پر اپنا اثر ڈالتے ہیں تو اندر سے ایک اور تاریکی پیدا ہوتی ہے۔ پس ذہنی تاریکیاں ہوں یا قلبی تاریکیاں ہوں ذہنی روشنیاں ہوں یا قلبی روشنیاں ہوں یہ دو دروازے ہر انسان کے اندر کھلے رہتے ہیں۔ پس قرآن کریم نے جب فرمایا کہ سات دروازوں سے تم لوگ جہنم میں داخل کئے جاؤ گے تو مُراد یہ ہے کہ اندر کے شیطان انسانی نفس کے (آگے مسلسل صفحہ پر دیکھیں)

قطعہ

نفس کی پہچان بھی دے اپنا عرفان بھی دے
تُو مجھے میرے خدا دولتِ ایمان بھی دے
نُور مل جائے مجھے جو رہے ساتھ مرے
میں رہوں ساتھ تیرے ایسا ایقان بھی دے

(خواجہ عبد المومن اوسلو ناروے)

ساتھ مگر ہوئے جو شیطان ہیں یہ سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں ان میں سے زبان، آنکھ، ناک وغیرہ وغیرہ، یہ جتنے بھی حواس خمسہ کے دروازے ہیں ان پر اگر انسان قابو پالے اور ان کو خدا کے سپرد کر دے تو پھر اندر کے دو دروازے بھی دراصل خدا کے سپرد ہو جاتے ہیں یعنی ذہن کا دروازہ اور دل کا دروازہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ، وہ ہیں جو مخلصین ہیں، جن کو اللہ کے لئے خالص کر دیا گیا ہے اُن پر کسی ابلیس کو کوئی تسلط نہیں ہو سکتا۔ یہ مضمون سمجھنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ کتنا مشکل کام ہے اور خدا تعالیٰ نے صراط مستقیم کی یہ تعریف فرمائی ہے کہ یہ صراط مستقیم ہے جہاں یہ سب کچھ ہوتا ہے اور روز پانچ وقت پانچ نمازوں میں ہر رکعت میں ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ ہمیں صراط مستقیم پہ چلا۔ کیسی صراط مستقیم ہے جہاں نیک بھی چلتے ہیں، بد بھی چلتے ہیں، ٹھوکریں کھانے والے لوگ بھی لوگ بھی ہیں، بچ کر نکل جانے والے لوگ بھی ہیں۔ اکثر وہ ہیں جو رستہ کھو دیں گے۔ کم وہ ہیں جو خوش نصیب ہیں اور جو آخر منزل تک پہنچیں گے ان سب کے مضامین قرآن کریم نے تفصیل سے کھول کر ہمارے سامنے رکھے۔ تمام دعائیں ہمیں سکھائیں اور اُن بد دعاؤں سے ہمیں متنبہ کیا جو مغضوب علیہم اور ضالین کی دعائیں ہیں لیکن وہ بھی آپ کو صراط مستقیم پر ہی ملتے ہیں لیکن وہ صراط جو سیدھی خدا تک پہنچا دیتی ہے وہ عباد اللہ المخلصین کی راہ ہے اور انہیں کی دعائیں کرتے ہوئے ہمیں ان رستوں پر آگے بڑھنا چاہیئے اور جو جو ٹھوکریں خدا تعالیٰ نے ہم پر کھول دی ہیں اُن سے بچنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے لیکن اس یقین کے ساتھ کہ اپنی کوشش سے کوئی انسان نیک نہیں ہو سکتا جب تک دعا کے ذریعے اُسے توفیق نہ ملے اور

دعا کی قبولیت کے لیے ضروری ہے

کہ دل سے ایک خالص آواز اس دعا کی قبولیت کے لئے اٹھے۔ عام دعاؤں کے لئے تو دل سے خالص آوازیں آسانی سے اٹھ جاتی ہیں مگر نیکی کی دعا کے لئے دل کی خالص آواز کو بلند کرنا بہت مشکل کام ہے یہ بات میں آپ کو اچھی طرح سمجھا دینا چاہتا ہوں۔ آپ اگر یہ دعا کریں کہ ہمارا بچہ ٹھیک ہو جائے تو دل سے نکلے گی۔ یہ دعا کریں کہ اے خدا ہمیں اس بلا سے نجات بخش دے ہمیں اس طوفان سے بچائے تو دل سے اٹھے گی۔ چنانچہ قرآن کریم نے جیسا کہ میں نے پہلی دعاؤں میں ذکر کیا ان دعاؤں کی قبولیت کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں پتہ تھا کہ بعد میں یہ لوگ مکر جائیں گے لیکن اس وقت دل سے دعا کر رہے تھے۔ ایک مضطر کی دعا تھی اور ہم نے اس کو قبول کر لیا لیکن نیکی کی دعا مانگنا سب سے مشکل دعا ہے کیونکہ وہ مزاج کے خلاف دعا ہے۔ انسانی فطرت گناہوں کی پیروی کرتی ہے، اُس کی طرف دھکیل کر لیجانا چاہتی ہے۔ طبیعت کا طبعی بہاؤ مزے کی طرف ہے، لذتوں کی طرف ہے آرام طلبی کی طرف ہے۔ بہاؤ کے خلاف دعا کرنا سب سے مشکل دعا ہے۔ جو دراصل نیکی کی دعا مانگتے ہوئے ہر انسان اگر اپنے نفس کو کرید کر دیکھے اور یہ غور کرے کہ واقعۃً وہ خدا سے ان سب چیزوں سے بچنے کی دعا مانگ رہا ہے تب اُس کو پتہ چلے گا کہ وہ دعا کچھ نیم جان سی دعا تھی۔ انسان کہتا ہے کہ مجھے نیکی عطا کر لیکن ساتھ ڈرتا بھی ہے اور پوری طرح نیت بھی نہیں رکھتا۔ ایک شخص مثلاً رزق حلال کی دعا مانگتا ہے۔ اب اُس کے لئے روزانہ رزق حرام کئی طرح سے بہت خوبصورت بن کر ظاہر ہوتا ہے اگر اُن سب امکانات کو پیش نظر رکھے اور پھر یہ دعا کرے کہ اے خدا مجھے رزق حلال عطا کر تب اُس کو سمجھ آئے گی کہ مخلص دعا ہوتی کیا ہے۔ وہ دعا مخلص نہیں ہوگی جب تک کہ وہ پہلے رزق حرام کے سارے دروازے

اپنے اوپر بند نہیں کر لیتا اور خدا سے یہ کہہ نہیں دیتا کہ میں نے بند کر دیئے ہیں اب میں انتظار کرتا ہوں کہ وقت کے اوپر آکر ٹھوکر نہ کھا جاؤں۔ اس وقت تک یہ دعا مخلص نہیں ہو سکتی تو مخلص دعا یعنی نیکیوں کے معاملے میں مخلص دعا سب سے مشکل دعا ہے۔ اپنے بچوں کے لئے آپ کر سکتے ہیں۔ اپنے مرے ہوئے بزرگوں کے لئے کر سکتے ہیں کیونکہ ان کی خاطر آپ کو اپنے اندر تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے۔ آسانی سے کر سکتے ہیں۔ مائیں بچوں کو جتنی مرضی دعائیں دے لیں۔ اے خدا! ان کو نیک بنا۔ سب ٹھیک ہے لیکن اپنے لئے نیکی مانگیں، اپنی کمیاں درست کرنے کی دعائیں مانگیں، اپنے جھوٹ سے بچنے کی دعا مانگیں۔ اپنے لئے نمازیں پڑھنے کی توفیق پانے کی دعائیں مانگیں اور بہت سی ایسی دعائیں مانگیں تب اُن کو سمجھ آئے گی کہ بچوں کے لئے تو پلے پلے منہ سے آسانی سے دعائیں کریں۔ مرے ہوئے بزرگوں کے لئے بھی کریں لیکن وہ دعائیں بھی تب زیادہ مقبول ہوں گی اگر اپنے لئے بھی اسی جان کے ساتھ دعائیں کی جائیں۔ اس لئے اپنے لئے دعائیں یہ بھی فیصلہ کر دیتی ہیں کہ مستقبل کے لئے مقبول ہوں گی یا نہیں اور ماضی کے لئے مقبول ہوں گی کہ نہیں۔ انبیاء کی نیکیوں کی دعائیں کیوں ان کی اولاد کے حق میں مانی جاتی ہیں۔ عام انسان کے لئے کیوں نہیں مانی جاتیں۔ یہ بھی تو ایک مسئلہ ہے۔ پس مغضوب علیہم کی دعاؤں پر جب آپ غور کرتے ہیں تو بہت سی نیک لوگوں کی دعاؤں کی حکمتیں بھی سمجھ آنے لگ جاتی ہیں۔ اسی لئے یہ مضمون ضروری ہے اور اسی لئے میں آپ کے سامنے اسے کھول کر رکھنا چاہتا ہوں۔ جو مغضوب لوگوں کی دعائیں ہیں یا کج لوگوں کی دعائیں ہیں وہ جب نیکی کی دعائیں بھی کرتے ہیں تو ان کے اندر ایک کجی ہو جاتی ہے اور اس کجی کی وجہ سے وہ دعائیں رد ہو جاتی ہیں اور عزیزوں کے لئے خواہ کجی نہ بھی ہو چونکہ اپنے لئے کجی ہوتی ہے اس لئے دوسروں کی دعاؤں میں بھی کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔

قیامت کے دن ایک سوال

ہے پوری دعا نہیں بنتی اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ جب کسی کو اندھا بنا کر اٹھائے گا یعنی دوسری دنیا میں نور سے عاری کر دے گا۔ بصیرت سے عاری فرما دے گا تو وہ یہ کہے گا۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی وَقَدْ کُنْتُ بَصِیْرًا ۝

(سورۃ طٰہٰ : ۱۲۶)

کہ اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھا دیا۔ میں تو دنیا میں دیکھا کرتا تھا۔ قَالَ کَذٰلِکَ اَتَتْکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا۔ اللہ فرمائے گا کہ اسی لئے یعنی دلیل یہ ہے کہ تیرے پاس میرے نشانات آیا کرتے تھے بار آتے رہے اور تو نے انہیں نظر انداز کر دیا۔ نَسِیْتَهَا کا معنی یہاں "بھلا دیا" اُن معنوں میں نہیں کہ ایک چیز یاد تھی اور بھلا دی گئی۔ نَسِیْتَ کا معنی ہے: انہیں اس طرح نظر انداز کر دیا کہ گویا وہ بھول چکے تھے۔ اُن کو فراموش کر دیا۔ ان کی طرف توجہ ہی نہیں کی۔ وَکَذٰلِکَ الْیَوْمَ تُنْسٰی ۝ (سورۃ طٰہٰ : ۱۲۷) اور آج تجھے اسی طرح بھلا دیا جائے گا۔ دیکھتے ہوئے نہ دیکھنے کا مضمون ہے جو بیان ہوا ہے۔ فَنَسِیْتَهَا کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تو نے کوئی یاد چیز کو بھلا دیا بلکہ مراد یہ ہے کہ تیرے سامنے تھی اور تو نے دیکھا ہی نہیں۔ نظر انداز کر دیا تو جو چیز اپنی مرضی سے تو نے نہیں دیکھی آج تجھے نظر ہی نہیں آئے گی اور آج تو بھی اسی طرح خدا کے سامنے بھلا دیا جائے گا اور تیری ضرورتوں کی پرواہ نہیں کی جائے گی۔ یہ بہت ہی دردناک سزا ہے اور یہ سزا ہم دنیا میں اپنے لئے بنائے چلے جاتے ہیں۔ جب خدا کی طرف سے کوئی بات ظاہر ہو جائے اُسے دیکھنے کے باوجود آنکھیں بند کر لی جائیں تو اس پر یہ مضمون صادق آتا ہے۔ میں نے

تبلیغ کے دوران بہت سے مولویوں سے باتیں کی ہیں اور میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ لوگ اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ جب ان کے سامنے کھلی کھلی بات رکھی گئی تو آپ ان کے چہروں پر خوف کے آثار دیکھ سکتے تھے۔ آپ جانتے تھے کہ ان کو نظر آگیا ہے لیکن بڑی پریشانی کے ساتھ انہوں نے اس رُخ کو موڑا ہے اور کوشش کر کے مضمون کو بدل لیتے تھے۔ یہ اُن لوگوں کا ذکر ہے اور روزمرہ کی زندگی میں بعض دفعہ انسان مومن ہوتے ہوئے بھی ایسی غلطیاں کر جاتا ہے اس لئے اس سوال کا جواب خدا نے ہمیشہ کے لئے دے دیا کہ تم آئندہ کی زندگی کے لئے اپنی بصارت اور بصیرت خود بناؤ گے یا خود بگاڑو گے۔ اگر اس دنیا میں تم اندھے بن کر رہو گے تو قیامت کے دن بھی اندھے ہی اٹھائے جاؤ گے اور اگر اس دنیا میں روشنی پاؤ گے تو پھر قیامت کے دن بھی روشنی عطا ہوگی۔

اس کا تعلق صرف آنکھوں سے نہیں بلکہ حواس خمسہ سے ہے۔ تمام حواس کا تعلق خدا تعالیٰ کی بعض فرمانبرداریوں اور بعض نشانات سے ہے اور جہاں جہاں انسان ان کو بھلاتا ہے وہاں اگر کلیتہً ان پر فالج نہیں گرا دیتا تو کم سے کم ان حصوں کو بیمار کر دیتا ہے اور قیامت کے دن اُن حصوں سے اس نے جنت کی لذتیں پانی ہیں یا اس جنت سے محرومی کے نتیجے میں عذاب دیکھنا ہے۔ اس لئے بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے کہ اس دنیا میں ہم اپنے حواس خمسہ کو اس طرح استعمال کریں کہ ان سے ملتے جلتے، ان سے تعلق رکھنے والے حواس خمسہ آئندہ کی دنیا میں پیدا ہوتے رہیں۔ چنانچہ جب میں نے کہا کہ اس کا تعلق صرف آنکھوں سے نہیں بلکہ دوسرے حواس سے بھی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم اس کے بعد فرماتا ہے کہ

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ

ہم اسی قسم کا سلوک ہر اس شخص سے کرتے ہیں جو اسراف سے کام لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نشانات پر ایمان نہیں لاتا اور ان کا انکار کرتا ہے۔

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ۝

اس ضمن میں جو بعد میں آنے والا عذاب ہے وہ زیادہ سخت ہوگا اور باقی رہنے والا ہوگا۔ یہ دعا سورۃ طٰہٰ ۱۲۵ تا ۱۲۸ سے ہے۔

سورۃ مومنون کی ۱۰۰ تا ۱۰۲ آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝

(سورۃ المومنون: آیت ۱۰۰)

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک کو موت آجائے تو وہ یہ کہے گا کہ اے خدا! مجھے لوٹا دے

لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ

تاکہ میں جو جگہ چھوڑ کر آیا ہوں اس جگہ واپس جا کر نیک اعمال بجا لاؤں یعنی اپنی زندگی کو نئے اعمال سے زینت دوں۔ کلّا۔ خبردار ایسا نہیں ہوگا۔ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا یہ تو محض منہ کی بات ہے جو یہ شخص کہہ رہا ہے۔

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

اور ایک پردہ ایسے لوگوں کے پیچھے ہے جو قیامت کے دن تک ان کے درمیان اور حقیقت کے درمیان اٹکا رہے گا۔

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝

جب صور پھونکا جائے گا تو اس دن ان کے درمیان کوئی قرابتیں باقی نہیں رہیں گی اور نہ وہ ایک دوسرے کا حال پوچھ سکیں گے۔

ایک بات تو بارہا پہلے گزر چکی ہے کہ جب پکڑ کا وقت آجائے۔ جب موت آجائے تو اس وقت بچنے کی کوئی دعا کار آمد نہیں ہوتی۔

ان مضامین کو جب دہرایا جاتا ہے تو بے وجہ نہیں دہرایا جاتا بلکہ ان کے ساتھ مزید کچھ اور مضامین بیان کر دیئے جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں درحقیقت ایک بھی REPITATION نہیں ہے۔ آپ کو بہت سی جگہ بعض مضامین دہرائے ہوئے دکھائی دیں گے اور انسان سمجھتا ہے کہ وہی مضمون دوبارہ، وہی مضمون دوبارہ۔ اس کے دو فائدے ہیں۔ ایک فائدہ تو یہ ہے کہ بعض مضامین بار بار نظر کے سامنے آئیں تو انسانی فطرت پر زیادہ گہرا اثر پڑتا ہے لیکن ایک اور فائدہ یہ ہے کہ ان دہرائے ہوئے مضامین کو مختلف شکلوں میں پیش کیا جاتا ہے اور قرآن کریم میں ایک بھی ایسی دہرائی نہیں جس کا پس منظر یا بعد میں آنے والی آیات اس مضمون پر کوئی نئی روشنی نہ ڈالتی ہوں۔ اس لئے کہیں بھی محض تکرار نہیں ہے بلکہ ہر تکرار کے ساتھ کچھ حکمتیں ایسی پوشیدہ ہیں جو پہلے موقعہ پر بیان نہیں ہوئی تھیں یا ان کے بعض پہلو بیان نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ یہاں بھی یہی بات ہے۔

لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ

کہہ کر بظاہر وہی باتیں پیش کی گئی ہیں جو پہلے بھی کئی دفعہ پیش ہو چکی ہیں مگر اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۔

اور ان کے درمیان ایک پردہ ہوگا جو قیامت کے دن تک لٹکا رہے گا۔ کن کے درمیان پردہ ہے؟ یہ بحث ہے۔

ایک مضمون تو یہ ہے کہ مستقبل میں جو کچھ اُن کے لئے ظاہر ہونا ہے وہ پوری طرح ان کو دکھائی نہیں دے گا اور ایک پردہ ہوگا لیکن جب مزید غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اعمال صالحہ کے درمیان اور ان کے درمیان ایک پردہ ہے جو کبھی بھی نہیں اٹھایا جائے گا اور انہیں اعمال صالحہ کی توفیق مل ہی نہیں سکتی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ زندگی میں اگر کوئی شخص بدی کی حالت میں اٹھایا جاتا ہے تو جس حد تک اس کے بچنے کا امکان تھا وہ امکان اس کو مہیا کیا جا چکا ہے۔ اور جس شخص کو ابھی اور بھی آزمائش میں ڈالنا ہو اور ابھی اس کی صلاحیتیں پوری طرح استعمال نہ ہوئی ہوں اور یہ امکان ہو کہ ابھی کچھ اور امتحان باقی ہیں تو ایسے شخص کو اگر وہ بد ہے بدیوں میں لمبی زندگی ملتی ہے اور اگر وہ نیک ہے تو نیکی میں اور لمبی زندگی ملتی ہے لیکن کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرتا جب تک وہ اپنی نیکی یا بدی کی کیفیتوں میں اس حد تک آزمایا نہ جا چکا ہو کہ جس کے بعد یقین سے یہ کہا جا سکتا ہو کہ اب اس کے بعد اگر اس کو لاکھوں سال کی زندگی بھی ملے تو اس کے اندر تبدیلی پیدا نہیں ہوگی۔ اگر کروڑ سال کی زندگی بھی ملے تو اس کے اندر تبدیلی پیدا نہیں ہوگی۔ یہی مضمون ہے جو اللہ تعالیٰ نے

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ

میں فرمایا ہے کہ زندگی کی حد تک ہم نے ان کو دیکھ لیا۔ یہ جو کہتے ہیں ہمیں دوبارہ موقعہ ملے گا تو ہم نیک اعمال کریں گے۔ یہ سب بکواس ہے، جھوٹ ہے، منہ کی باتیں ہیں۔ قیامت تک یہ لوگ اب نیکی کی توفیق نہ پانے والے ہیں تب ہم نے ان کو ایسی حالت میں اٹھایا ہے اور پھر اس مضمون کو آگے بڑھا کر فرمایا۔

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝

ان کے اور ان کے نیک ساتھیوں کے درمیان کوئی رشتہ بھی باقی نہیں رہے گا جس طرح ان کے اور ان کے اعمال کے درمیان کوئی رشتہ نہیں اسی طرح ان کے وہ رشتے دار جو نیک تھے اُن کے درمیان کوئی رشتہ اب دوبارہ قائم نہیں ہوگا بلکہ ان کے بدوں کے ساتھ رشتے رہیں گے اور جس طرح یہاں انسان اپنے نیک ساتھیوں کے بھی حال پوچھ لیا کرتا ہے اولاد ہو یا ماں باپ ہوں یا اور عزیز ہوں، اقرباء ہوں نیک۔ اور بد اکٹھے رہتے ہیں۔ لیکن یہاں مرنے کے بعد فرمایا کہ بدوں اور نیکوں کی دنیا الگ کر دی جائے گی اور وہ ایک دوسرے کے حال پوچھنے کی بھی توفیق نہیں پائیں گے

گئے سوائے اس کے کہ قرآن کریم میں بعض جگہ نمونۃً خدا تعالیٰ سے استدعا کی گئی ہے کہ ہمیں ان لوگوں کا حال بتا اور خدا تعالیٰ ان کو توفیق دے گا کہ نمونۃً دوسرا حال دیکھ لیں۔ وہ ایک الگ مضمون ہے جو استثناء کے طور پر ہے اور اس آیت میں عمومی مضمون یہ جو بیان ہوا ہے۔

اب میں اس مضمون کو سردست یہاں چھوڑتا ہوں کیونکہ مختصراً ایک اور بات بھی آپ کے سامنے رکھنی ہے۔ ہمارا

مالی سال

۳۰؍جون کو اختتام کو پہنچا ہے۔ میں چونکہ دورے پر تھا اس لئے میں اس کے متعلق پہلے کوئی گفتگو نہیں کر سکا۔ واپس آنے کے بعد مجھے بعض اطلاعیں ملی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن ممالک سے بھی اطلاع ملی ہے ان میں یہ خوشخبری ہے کہ بجٹ سے توقع سے زیادہ آمد ہو چکی ہے۔ پاکستان میں بھی انتہائی مشکل حالات کے باوجود مسلسل یہی مضمون ہمیشہ دہرایا جاتا ہے کہ سال ختم ہونے سے پہلے ناظر صاحب بیت المال ڈرانے کے خط لکھتے ہیں اور ایسی اطلاعیں بھیجتے ہیں کہ گویا اس دفعہ تو ہم بالکل رہ جائیں گے اور معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کس طرح آمد پوری ہوگی لیکن میرا خیال ہے وہ دعا کی خاطر جان کے ڈراتے ہیں تاکہ دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہو۔ اب میں سفر میں تھا تو مجھے ان کا خط ملا اور بہت سخت ڈرانے والا خط تھا کہ اس دفعہ تو حالت حد سے زیادہ خراب ہو چکی ہے اور کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ گویا ہم اپنا بجٹ اس دفعہ پورا کر سکیں گے لیکن واپس آیا ہوں تو چٹھی بالکل برعکس مضمون کی موجود ہے یعنی اللہ کے فضل سے دو ہفتے کے اندر اندر ایسی کایا پلٹی ہے کہ جتنی متوقع آمد تھی اس سے بھی کئی لاکھ اوپر آمد ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ باقی دنیا میں بھی یہی سلوک چلتا ہے۔ جہاں کمزوری ہے وہاں انتظامیہ کی کمزوری ہے اور انتظامیہ کی کمزوریاں دو طرح سے ہیں ایک تو یہ کہ ان کو سارا سال بیدار مغزی سے احمدیوں تک پہنچنے، ان کو ان کے فرائض یاد دلانے کی توفیق نہیں ملتی۔ بعض سیکرٹری مال سست ہو جاتے ہیں۔ کئی کئی مہینے کے بعد، بعض دفعہ سال کے بعد بتاتے ہیں کہ تمہارا سب کچھ بقایا پڑا ہے اور ہر قسم کے انسان دنیا میں ہیں۔ اخلاص کے باوجود بعض طبعاً کمزور ہوتے ہیں۔ بعض طبعاً سست ہوتے ہیں ان تک اگر آپ وقت کے اوپر پہنچ جائیں تو جو کچھ ہے حاضر کر دیں گے لیکن جب وقت پر نہ پہنچیں تو دنیا کی دوسری ضروریات پہلے آجاتی ہیں پھر اُن پر خرچ کر دیتے ہیں۔ آخر پر اُن کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ جہاں بھی انتظامیہ مستعد ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بھی وہاں اسی طرح مستعدی کے ردّ عمل دکھاتی ہے اور جہاں انتظامیہ دعا کرنے والی ہے وہاں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حیرت انگیز نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ دیکھتے دیکھتے مالی امور کی کایا پلٹ جاتی ہے تو اس لئے میں اعلان کرتا ہوں اور اب جہاں جہاں بھی خطبے کی یہ آواز پہنچے گی کہ ایک مہینے کے اندر اندر اپنی مجالس عاملہ کی میٹنگز بلائیں اور اپنے سابقہ رویے کا تنقیدی نظر سے جائزہ لیں اور یہ دیکھیں کہ سارا سال کیا مستعدی کے ساتھ نادہندوں کی فکر کی گئی؟ کم شرح سے چندہ دینے والوں کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کی گئی یا نہ کی گئی؟

اس ضمن میں UNITED STATES میں میں نے مجلس عاملہ کو جو خصوصیت سے ہدایت دی تھی اس کی ریکارڈنگ باقی دنیا میں بھی بھجوا دی جائے گی اس پر بھی غور کریں اور اپنے مالی حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اکثر ممالک رپورٹ بھجوانے میں سستی کر دیتے ہیں۔ مثلاً اب ایک مالی سال کا جو عرصہ ہے وہ تو گزر چکا لیکن ابھی تک ہماری اکثریت ایسے ممالک کی ہے جنہوں نے یہاں رپورٹ بھیجنے کا خیال بھی نہیں کیا حالانکہ ہر سال اس سال کی مکمل رپورٹ آنی چاہیئے۔ پس ایک مہینے کے اندر اندر اب جماعتیں اپنی مکمل رپورٹ بھی بھجوائیں اور اس رپورٹ کے ساتھ معیّن اطلاع کریں کہ اس وقت تک اُن کے پاس کتنا حصّہ مرکز زائد پڑا ہوا ہے اور اس حصّہ مرکز کے متعلق ہدایت طلب کریں کہ اس کو کیا کرنا ہے۔

ایک زمانہ تھا جبکہ حصّہ مرکز زائد کے طور پر اکثر باہر پڑا رہ جاتا تھا کیونکہ مرکز براہ راست بہت سے جماعتی کاموں میں اس طرح ملوث نہیں تھا کہ ساری دنیا میں مرکز کی طرف سے تفصیل سے خرچ ہو رہا ہو بلکہ جو جماعتیں تھیں وہی خرچ کرتی تھیں اور وہی مرکزی خرچ کے مترادف سمجھا جاتا تھا۔ اب بہت سے ایسے غیر معمولی انقلابی کام ہو رہے ہیں جن کے نتیجے میں مرکز کا خرچ بہت بڑھ چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک اس خرچ میں کمی نہیں آئی لیکن بعض دفعہ یہ الجھن ضرور پیدا ہوتی ہے کہ فلاں ملک میں پتہ نہیں ہمارے کتنے پیسے پڑے ہوئے ہیں، فلاں ملک میں کتنے پڑے ہوئے ہیں۔ بعض دفعہ چھ چھ مہینے تک اطلاع نہیں ملتی اور یہاں جو ہمارے اس وقت ایڈیشنل وکیل المال شریف احمد اشرف ہیں ان کے سپرد میں نے کیا ہے۔ ان کو بے وجہ ضرورت سے زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ میں تمام دنیا کی جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ آج سے ایک مہینہ ختم ہونے سے پہلے مجلس عاملہ میں بھی اس صورتحال پر غور کریں اور مجھے براہ راست وہاں سے رپورٹ بھجوائیں۔ ایڈیشنل وکیل المال کو نہ بھجوائیں کیونکہ مجھے بھجوائیں گے تو مجھے پتہ لگ جائے گا کہ کس نے بھیجی ہے اور کس نے نہیں بھیجی اور ان کے ذہن میں بھی یہ دباؤ رہے گا کہ میرے سامنے بات آنی ہے۔ اس لئے ممکن ہے تھوڑا سا مزید ذمہ داری کا احساس پیدا ہو تو میں امید رکھتا ہوں کہ جلد یہ رپورٹیں آجائیں گی۔ جہاں تک مرکزی اخراجات کا تعلق ہے مجھے اللہ کے فضل سے اس بارہ میں کوئی فکر نہیں ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اب تک جتنی بھی نئی سکیمیں بنی ہیں، جتنے بھی نئے اخراجات سامنے آئے ہیں خدا تعالیٰ از خود پورا کرتا چلا جا رہا ہے اور مجھے امید ہے کہ ہمیشہ ہی اس کا سلوک جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ ہماری نیتیں پاک ہونا چاہئیں، مخلص ہونی چاہئیں۔ ہماری کوششیں مخلص ہونی چاہئیں اور پاک ہونی چاہئیں باقی سب برکتیں اللہ اپنے فضل سے عطا فرماتا ہے اور وہی عطا فرماتا رہے گا۔

اس کے بعد میں باقی مضمون انشاء اللہ آئندہ ہفتے پیش کروں گا۔ ہاں ایک چھوٹا سا اعلان یہ کرنا تھا کہ اس جمعہ میں دو نئے ممالک کا اضافہ ہوا ہے جو براہِ راست مواصلاتی ذرائع سے یہ خطبہ سن رہے ہیں۔ ایک تنزانیہ ہے اور ایک آئیوری کوسٹ۔ تو یہ سلسلہ خدا کے فضل سے پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ کرے آئندہ ایسے انتظام بھی ہوں کہ آڈیو ویڈیو دونوں طرح سے جماعت بیک وقت ساری دنیا میں خطبے اور بعض اہم تقاریر سے مستفید ہو سکے۔

نوٹ:۔ مکرم میرزا احمد صاحب جاوید دفتر P.S لندن کا مرتب کردہ یہ خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

(ادارہ)

حضور انور کے خطبات غور سے پڑھیں

باغِ احمدؑ کا حسین و خوشبودار پھول

حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب ۔ سویڈن

جناب عبدالستار صاحب کا حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق روزنامہ الفضل میں مضمون پڑھ کر میرا ذہن آج سے ۴۸ سال قبل ۱۹۴۴ء کے قادیان دارالامان کی طرف لوٹ گیا اور یکے بعد دیگرے عاجزی اور انکساری کے اس پیکر کی صحبت میں گزارے ہوئے شب و روز کی یاد دل میں چٹکیاں لینے لگی۔ اس فرشتہ سیرت انسان کی خوبیوں کا احاطہ کچھ مجھ جیسے کوتاہ قلم کے لئے ممکن نہیں۔ تاہم نونہالان جماعت کے ازدیاد ایمان کے لئے چند چشم دید واقعات پیش خدمت ہیں۔

۱۹۴۴ء میں دو سالہ ملازمت سے مستعفی ہونے کے بعد یہ عاجز لاہور سے دینی تعلیم کے حصول کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں قادیان حاضر ہوا۔ حضور نے سورۃ بقرہ کا پہلا رکوع حفظ کرکے اگلے روز پھر ملاقات کی ہدایت فرمائی۔ تعمیل ارشاد کے بعد جامعہ احمدیہ کی سپیشل کلاس میں داخلہ دیا گیا۔ والد صاحب مرحوم و مغفور نے لاہور سے روانگی کے وقت صحبت صالحین اختیار کرنے کی تلقین فرمائی چنانچہ حضرت پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن، حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب، حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب، حضرت سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری اور حضرت مولانا شیر علی صاحب رضوان اللہ علیہم جیسے بزرگوں سے اکثر ملاقات رہتی۔ موخر الذکر ان دنوں ترجمۃ القرآن میں مصروف تھے جماعت میں ان کے مقام و مرتبہ کی بلندی کا اندازہ اس امر سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب سفر پر روانہ ہوتے تو مولانا موصوف کو امیر مقامی مقرر فرماتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی عدم موجودگی میں خطبہ جمعہ کے لئے جب یہ منبر پر چڑھتے تو ہر سیڑھی پر دیر تک ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ نماز میں امام ہوتے تو بچوں اور بوڑھوں کا خیال کر کے ارشاد نبویؐ کے مطابق نماز پر تھوڑا وقت لگاتے اور جب اکیلے نماز پڑھتے تو میں نے خود مشاہدہ کیا ہے کہ مثلاً نماز مغرب کی دو سنتوں پر آدھا گھنٹہ سے بھی زیادہ صرف کرتے وہ اس طرح کہ نماز کے ہر ہر جملہ کو کئی بار دہراتے مثلاً۔

الحمد للہ رب العالمین

الحمد للہ رب العالمین

الحمد للہ رب العالمین

دہراتے ہی چلے جاتے اور بارگاہ ایزدی میں حضوری کے لطف سے محظوظ ہوتے رہتے۔ ظاہر ہے کہ جب ایک ایک جملے کو بیسیوں دفعہ دہرایا جائے تو وقت لگتا ہے۔ بسا اوقات مغرب کی دو سنتوں کی ادائیگی کے بعد نماز عشاء کی اذان ہو جاتی مسجد مبارک میں نماز باجماعت کی ادائیگی کی پوری کوشش فرماتے اگر کسی وجہ سے تاخیر ہو جاتی تو مجھ جیسے کسی کو ساتھ لیجا کر مسجد اقصےٰ میں جماعت کراتے

انکساری:۔ طبیعت میں عاجزی اور انکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور اس امر میں کوئی مبالغہ نہیں کہ یہ ان کی عادت ثانیہ بن چکی تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سفر پر جاتے ہوئے کسی امر کو بڑے زور سے بیان کرنے کے لئے تاکید فرمائی۔ سفر سے واپسی پر حضور نے ازراہ شفقت، فرمایا کہ معلوم ہوا ہے کہ مولانا نے اپنے طریق کے مطابق نرم لہجہ میں خطبہ دیا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ہر چند جملوں کے بعد میں بڑے زور سے یہ بات کہتا ہوں کے الفاظ دہراتے رہے۔

انکساری کا یہ عالم تھا کہ مانے ہوئے بزرگ ہونے کے باوجود جب لوگ انہیں دعاؤں کے لئے لکھتے تو ان کے اسماء اور حاجات کی لسٹیں بنا کر دوسرے بزرگوں کو بھی دعاؤں کی درخواست کرتے۔ مجھے کئی دفعہ مولانا کے ساتھ بہشتی مقبرہ قادیان دعا کے لئے جانے کا اتفاق ہوا ایک دفعہ آپ نے فرمایا دعا کریں اللہ تعالےٰ خاندان حضرت خلیفۃ اولؓ کے دل میں خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے ایسی ہی محبت پیدا کردے جیسی حضرت خلیفۃ اولؓ کے دل میں، حضرت مسیح موعودؑ سے تھی ساتھ ہی فرمایا اس کا دوسروں سے ذکر نہ کرنا تاکہ بعد میں آنے والے اس سے کوئی غلط نتیجہ نہ نکالیں (میرا) تمام احباب سے بھی خواہ وہ کہیں بھی ہوں درخواست ہے کہ وہ خود کو حضرت مولانا مرحوم و مغفور کا مخاطب سمجھ کر پورے اخلاص کے ساتھ دعا کر کے حضرت مولانا کی روح کو خوش کرنے کا موجب ہوں)

یہاں میں یہ بیان کر دوں کہ حضرت مولانا کے منع کرنے کے باوجود میں نے اس کا ذکر اس لئے کر دیا ہے کہ ایک دفعہ اسی سلسلہ میں حضرت خلیفۃ ثانیؓ کو جب میں نے یہ بات لکھی تو حضور نے الفضل میں اسے شائع کروا دیا۔ اس لئے یہ راز اب راز نہیں رہا۔ میری غرض اس کے بیان کرنے سے یہ ثابت کرنا ہے کہ حضرت مولانا حد درجہ کے انکساری پسند تھے۔ میری حیثیت ان کے مقابلہ میں محاورۃً نہیں بلکہ حقیقۃً طفل مکتب سے زیادہ نہ تھی۔ اتنے پایہ کے بزرگ کا مجھ جیسے گنہگار کو دعا کے لئے کہنا ان کے علو مرتبت کی بین دلیل ہے۔

ان کے اخلاق کریمانہ پر روشنی ڈالنے والا ایک اور واقعہ یہ ہے کہ جن دنوں حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ محترم منشی محمد دین صاحبؓ واصل الباقی سے چہل احادیث اور اسکی اسناد کا درس لیا کرتے تھے (یعنی ایسی چالیس احادیث جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سینہ بسینہ موصوف تک پہنچیں اور آپ کو محدث کا مقام حاصل ہوا) حضرت مولانا نے ازراہ لطف و کرم اور ذرہ نوازی سے اس عاجز کو شرف تلمذ بخشا اور بڑی باقاعدگی سے اسباق دیتے رہے۔ پہلے سند یاد کرنی ہوتی تھی جو اس طرح تھی کہ بیان کیا مجھ سے حضرت مولوی شیر علی صاحب نے انہوں نے سنا منشی محمد دین صاحب واصل الباقی سے انہوں نے سنا حضرت میر محمد اسحاق صاحب سے انہوں نے سنا شیخ عبدالغنی مجددی مدنی سے انہوں نے سنا ۔۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے سنا حضرت علیؓ سے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ ۔۔۔۔

سبق کے لئے مقررہ اوقات کے علاوہ بھی جب کہیں ملاقات ہوتی احادیث سننے سنانے میں وقت گزرتا۔ ایک دفعہ نماز عید کے بعد گھاس پر بیٹھ کر اور ایک درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر فرمانے لگے آؤ اللہ اور رسولؐ کی باتیں کریں۔ میرے ہمدم محترم میر مسعود احمد صاحب ناصر اور کئی ایک اور دوستوں کو بھی احادیث حفظ کرانے کا سلسلہ جاری رہا۔

بخار کی وجہ سے دو روز مسجد نہ جا سکا ملاقات نہ ہونے پر یہ مشفق اور مہربان ہستی ازخود مزاج پرسی کے لئے جامعہ احمدیہ کے ہوسٹل میں تشریف لائی اور صحت کے لئے دعا فرمائی۔

شکریہ کی فراوانی:۔ ایک روز مولانا نماز ظہر اور عصر کے درمیان وقفہ میں مسجد مبارک سے نکلنے لگے میں نے عرض کیا اگر کوئی خدمت میں کر سکوں تو مجھے موقعہ دیں۔ تذبذب سے تردد کے بعد بتایا کہ چائے پینے کی حاجت ہے، میں نے لانے کی پیشکش کی تو فرمایا خان محمد کی ٹی سٹال پر جائیں اور اسے کہیں شیر علی کیلئے چائے کی پیالی دیدیں۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

پاکستان میں مُلّاؤں کی "خدمتِ اسلام"

ظلم و ستم کی داستان کا ایک ورق

(از مکرم رشید احمد صاحب چوہدری پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ)

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے
یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ
تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کا کوئی فرستادہ دنیا کی ہدایت کیلئے مبعوث کیا گیا۔ لوگوں نے اس کی مخالفت کی اس سے استہزا کیا اور اس کو اور اس کے ماننے والوں کو طرح طرح سے اذیتیں دیں۔ سب سے بڑھ کر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں کو مخالفین کے ناحق مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑا اور تاریخ کے صفحات ہمیں بتاتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہؓ نے کس صبر و استقامت سے ان تمام مظالم کو برداشت کیا مگر اپنے دینی فرائض کی بجا آوری میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں بھی یہی کچھ ظہور پذیر ہونا تھا۔ ائمہ سلف نے اس بارہ میں واضح طور پر پیشگوئیاں فرمائی ہوئی ہیں کہ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ تو ان کی شدید مخالفت اس زمانہ کے علماء کی طرف سے ہوگی چنانچہ ایک بزرگ نواب صدیق حسن خان صاحب نے فرمایا:۔

"جب مسیح موعود امام مہدی آئیں گے تو اس وقت کے علماء جو ہمیشہ آباء و اجداد اور مشائخ و فقہا کی پیروی کرتے ہیں کہیں گے کہ یہ شخص (یعنی مسیح موعود) اسلام کو مٹانے والا اور دشمن دین ہے وہ اس کی مخالفت کریں گے اور اس پر کفر کا فتویٰ لگائیں گے۔"

شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی نے فرمایا:

"مسیح موعود جب دنیا میں آئیگا تو علمائے وقت اس کے مقابل آمادۂ مخالفت ہوں گے کیونکہ جو باتیں بذریعہ استنباط اور اجتہاد کے وہ بیان کرے گا وہ اکثر دقیق ہوں گی۔ اس وجہ سے مولویوں کی نگاہ میں کتاب اور سنت کے برخلاف نظر آویں گی۔ حالانکہ درحقیقت برخلاف نہ ہوں گی۔"

(مکتوبات جلد ۲ مکتوب بنجاہ و پنجم ص۱۰۷ مطبوعہ دہلی)

چنانچہ دنیا کے دستور کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکی جماعت کی مخالفت آپ کے دعویٰ کے ساتھ ہی شروع ہوگئی تھی۔ اس زمانہ کے علماء اپنے زعم میں خدمت اسلام کرنے کی غرض سے احمدیت کو مٹانے کے نت نئے حربے استعمال کرتے لگے۔ پہلے تو مطالبہ صرف احمدیت کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا تھا بعد میں دیگر مطالبات پیش کیئے جانے لگے اور ان مطالبات میں شدت آتی گئی زبان میں کرختگی اتنی کہ منبر رسول کا لحاظ بھی نہ رہا اور اس پاک مقام پر کھڑے ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ وہ مغلظات سنائی جاتی رہیں کہ خدا کی پناہ۔ احمدیوں کے خلاف کفر اور واجب القتل کے فتوے دیئے گئے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی سرگروہ اہلحدیث پنجاب نے نذیر حسین دہلوی سے جو تمام ہندوستان کے اہلحدیث کے سربراہ تھے کفر کا فتویٰ حاصل کرنے کے بعد ہندوستان کے تمام علماء و مشائخ اور گدی نشینوں سے اس پر دستخط کروائے اور جماعت کے خلاف خوب اشتعال پیدا کیا پھر سید عطاء اللہ شاہ بخاری احرار کے گروہ کو لے کر میدان مخالفت میں کود ے اور احرار نے مخالفت اور گالیوں کو انتہا تک پہنچایا اور شرافت کے تمام حدوں کو پھلانگ گئے۔

پاکستان بن جانے کے بعد ایک دفعہ پھر مخالفت شدت اختیار کر گئی۔ اور جماعت کے خلاف مسلسل اشتعال انگیزیاں شروع ہوگئیں۔ طبقہ علماء جو کل تک پاکستان بننے کے مخالف تھا جماعت احمدیہ کی مخالفت کی آڑ میں اب پاکستان میں پھر سر ابھارنے لگا۔ تمام ملک میں ریشہ دوانیوں کا جال پھیلایا گیا جھوٹ کا سہارا لے کر جماعت احمدیہ کے خلاف طوفان بد تمیزی اٹھایا گیا۔ احمدیوں کی جائیدادیں تباہ کی گئیں۔ مکان اور دکانیں جلائی گئیں نہتے احمدیوں کو کئی جگہوں پر نہایت بے دردی سے شہید کیا گیا۔ مساجد مسمار کی گئیں، سوشل بائیکاٹ ہوا۔ ملازمتوں سے نکالا گیا۔ ہر قسم کے انصاف کو بالائے طاق رکھ کر جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اور جنرل ضیاء الحق کے اینٹی احمدیہ آرڈی ننس کے آجانے کے بعد ایسے مولویوں کی "اسلامی خدمات" میں اضافہ ہوتا گیا احمدیوں کو نماز پڑھنے، قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کرنے اور اسلامی شعائر سے روکنے کے لیئے عملی اقدامات کیے جانے لگے ان کو ان گنت جھوٹے مقدمات میں پھنسایا گیا۔ احمدی مسلمانوں کی کلمہ طیبہ سے محبت اور وابستگی کو طرح طرح سے آزمایا گیا مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہر امتحان میں کامیاب رہے۔ پہلے تو واجب القتل ہونے کے صرف فتوے دیئے جاتے تھے۔ اب علماء صاحبان کی طرف سے علی الاعلان مطالبات پیش ہو رہے ہیں کہ مرتد کی سزا قتل کا قانون پاس کیا جائے اور اس طرح ہر احمدی کو پھانسی کے تختہ پر لٹکایا جائے۔ آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کا اسلامی مفہوم یہی ہے۔ جو آج کل کے علماء دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ یہ ایک نئے رنگ کی مخالفت ہے جسے احمدی آج کل برداشت کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس میں مولوی صاحبان کے ساتھ پوری طرح حکومت کی مشینری ہے۔ جو انہیں تحفظ دیتی ہے۔ اور احمدیوں پر ظلم و بربریت کی قانوناً اجازت دیتی ہے۔ چنانچہ احمدیوں کو شہید کیا گیا اور کسی ایک قاتل کو پکڑا تک نہیں گیا۔ احمدیہ مساجد کو دن دھاڑے مسمار کیا گیا۔ اور کسی ظالم کو کیفر کردار تک نہیں پہنچایا گیا۔

ذیل میں چند واقعات نمونے کے طور پر پیش کیئے جا رہے ہیں جن سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان کے احمدی مسلمان اپنے ہی دیس میں کن مظالم کا شکار ہو رہے ہیں۔

السلام علیکم کہنے پر گرفتاری

چک ۵۶۵ گ ب کے دو معزز احمدی احباب ڈاکٹر بشیر احمد اور رفیق احمد صاحب موٹر سائیکل پر سوار کسی غرض سے ننکانہ صاحب تشریف لے جا رہے تھے کہ راستہ میں انہیں تانگہ میں سوار کچھ شناسا احباب نظر آئے جن کو انہوں نے السلام علیکم کہہ دیا پس پھر کیا تھا ایک مولوی کی "خدمت اسلام" کی رگ پھڑک اٹھی اور آناً فاناً دونوں احمدیوں کے خلاف زیر دفعہ 98/c ت اور 342/506 تعزیرات پاکستان مقدمات قائم کر دیئے گئے۔ پولیس نے بھی خوب مستعدی دکھائی اور مورخہ ۲۶؍ اگست ۹۲ء کو دونوں کو گرفتار کر لیا۔

توہین رسالت کا مقدمہ

ایک احمدی توہین رسالت کے ارتکاب کا تصور بھی نہیں کر سکتا کیونکہ اس کی جان۔ مال۔ عزت اور وقت کا ہر لمحہ دین اسلام کی سربلندی کے لیئے وقف ہے۔ اس کے جسم کا رؤاں رؤاں اپنے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر نچھاور ہونے کے لیئے تیار ہے۔ مگر مولوی کی منطق بڑی عجیب ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک احمدی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو وہ توہین رسالت کا ارتکاب کرتا ہے۔

توہین رسالت کا یہ مقدمہ تیرہ افراد پر جن میں تین غیر احمدی شرفاء بھی ہیں ننکانہ میں قائم کیا گیا۔ واقعات کے

مطابق ایک احمدی ناصر احمد نے اپنی بھتیجی کی شادی کے موقع پر ایک دعوت نامہ جاری کیا جس میں بسم اللہ انشاء اللہ، السلام علیکم اور نکاح مسنونہ وغیرہ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ چونکہ نمہ رے میں رہنے والے غیر احمدی خاندان سے ان کے برادرانہ تعلقات تھے اس لیئے ان کے نام بھی کارڈ پر مدعو کرنے والوں کے طور پر لکھ لیئے گئے۔ اور عام دستور کے مطابق ان کے اپنے خاندان کے بچے کا نام بھی کارڈ میں درج کر دیا گیا جس کی عمر صرف ۹ ماہ تھی۔

ختم نبوت کے ایک مولوی صاحب کو احمدی کی یہ ادا پسند نہ آئی اور انہوں نے بسم اللہ، انشاء اللہ، السلام علیکم وذکار ح مسنونہ وغیرہ الفاظ لکھنے پر مکرم ناصر احمد صاحب ان کے خاندان کے افراد اور کارڈ پر مندرجہ تمام احباب کے خلاف دفعہ 295/c تعزیرات پاکستان مقدمہ درج کرا دیا۔ اور پھر ضمانتیں کرانے کی مخالفت اس حد تک کی کہ سپریم کورٹ میں جا کر ضمانتوں کی توثیق ہوئی۔

خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے انگلستان سے نکلنے والے ایک ایشیائی اخبار ایسٹرن آئی کے تبصرہ نگار نے لکھا معلوم نہیں جج صاحب اس ۹ ماہ کے بچے کو کیا سزا دیگا کیا وہ یہ حکم دے گا کہ اس کا پوتڑا ایک ماہ تک تبدیل نہ کیا جائے یا سزا کے طور پر اس کے تمام کھلونے اس سے چھین لیے جائیں گے وغیرہ

اور پھر آخر میں رقمطراز ہے کہ تعجب کی بات ہے کہ وہ مولوی بھی کس قسم کا انسان ہے جس نے اصرار کر کے ایک بچے کے اوپر مقدمہ درج کرایا۔ میرے خیال میں تو اس کا دماغ ایک چیونٹی کی دُم سے بھی نصف سائز کا معلوم ہوتا ہے۔

مولویوں کا راست اقدام

یہ تقریباً وسط اکتوبر کی بات ہے [illegible] ضلع مانسہرہ کے ایک احمدی اظہر رحیم صاحب جو ضلعی ہسپتال میں ملازم ہیں) کو ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد نے دھمکی دی کہ وہ احمدیت سے تائب ہو جائیں ورنہ ان کے [illegible] راست اقدام کیا جائیگا۔ اور [illegible] کے لیئے انہوں نے ۲۵/ اکتوبر ۹۲ء تک مہلت دی چنانچہ مقررہ دن ایک لڑکا اظہر رحیم صاحب کے پاس ہسپتال میں آیا اور دریافت کیا کہ انہوں نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ اظہر نے اسے کہا کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہے اور رہے گا۔ چنانچہ وہ شخص واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی یوتھ فورس کا صدر دس پندرہ لڑکوں کے ہمراہ ہسپتال آ پہنچا اور ان لوگوں نے اظہر رحیم کو زبردستی اٹھا کر ایک کار میں بٹھایا اور اپنے دفتر میں لے گئے۔ وہاں موصوف کو ڈرایا دھمکایا گیا۔ پستول ان کے سر پر رکھ کر ارتداد والے فارم پر دستخط کرنے کے لئے کہا مگر اظہر رحیم نہ مانے۔ چنانچہ ان کے مسلسل انکار پر لڑکوں نے ان کو ایک اور کمرہ میں دھکیل کر دروازہ باہر سے مقفل کر دیا اور ایک سادہ کاغذ بھی اندر پھینک دیا کہ وہ اسی پر اپنی وصیت لکھ لے۔

تھوڑی دیر بعد پھر دروازہ کھولا گیا اور اظہر رحیم سے دوبارہ دستخط کرانے کی کوشش کی گئی ناکامی پر اسے خوب زدوکوب کیا گیا اور پھر اسے تھانے پہنچا یا گیا جہاں پر اس کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۶/۱۵۱ تعزیرات پاکستان مقدمہ درج کر لیا گیا جماعت احمدیہ کے افراد کو جب ساری کارروائی معلوم ہوئی تو ان کی ضمانت کرائی گئی اور اس طرح انہیں تھانے سے رہا کرالیا گیا۔

بعد ازاں یوتھ فورس کے دباؤ میں آکر تھانیدار نے اظہر رحیم کے خلاف 298/c کے تحت ایک اور مقدمہ درج کر کے مورخہ ۲۶/۱۰/۹۲ کو اسے دوبارہ گرفتار کر لیا F.I.R. میں درج کیا کہ موصوف نے شناختی کارڈ فارم میں اپنے آپ کو مسلمان لکھا ہے۔ اور تبلیغ کی ہے۔

مورخہ ۲۹/ اکتوبر ۹۲ء کو مکرم اظہر رحیم کی ایبٹ آباد میں ضمانت کی تاریخ تھی۔ جماعت کے چند دوست بھی پیروی مقدمہ کے لیئے عدالت میں حاضر تھے۔ جونہی یہ لوگ عدالت کے کمرہ سے باہر نکلے ختم نبوت یوتھ فورس کے 40/50 غنڈے ان پر پل پڑے اور احاطہ عدالت میں فساد شروع کر دیا اور احمدیوں کو شدید ضربات پہنچائیں اس حملے میں مکرم اصغر علی بھٹی صاحب مربی سلسلہ، مکرم رانا اقبال احمد خان صاحب اور مکرم ناصر احمد صاحب تنولی کو شدید چوٹیں آئیں۔ بعد ازاں پولیس کی مداخلت پران کی جان بچی۔ پولیس نے ان تینوں احباب اور یوتھ فورس کے دو آدمیوں کا چالان زیر دفعہ ۱۵۱/۱۰۶ کر دیا۔

مکرم اقبال احمد صاحب اپنے خط محررہ یکم نومبر ۹۲ء میں اس واقعے کی اطلاع حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"ہم لوگ یعنی خاکسار، مربی صاحب اور ایک اور خادم ابھی عدالت سے واپس ہوئے ہی تھے کہ ختم نبوت یوتھ فورس کے غنڈوں نے حملہ کر دیا۔ حملہ اتنا اچانک اور شدید تھا کہ ہم اپنے تحفظ کے لیئے کچھ نہ کر سکے کئی افراد نے مجھے گھیرے میں لے رکھا تھا۔ اور مجھ پر تابڑ توڑ مکے برس رہے تھے حتیٰ کہ میں نیچے گر پڑا مگر ظالم برابر مکوں اور لاتوں سے مارتے گئے میں نے اپنے سر اور منہ کو بازوؤں سے ڈھانپنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ ہمارے جسموں پر زخموں کے بے انت نشانات ہیں کافی پٹائی کے بعد پولیس نے ہمیں ان کے نرغہ سے نکالا اور اس طرح ہماری جان بچی مگر ستم یہ کہ پولیس نے ان کے دو افراد کو روکا اور ساتھ ہم تینوں کو بھی ۲۴ گھنٹے تک حراست میں رکھا۔ ہم پر دفعات ۱۵۱/۱۰۶ اور ۱۶۵ لگائی گئیں۔ ۲۴ گھنٹوں کے بعد ہماری ضمانتیں ہوئیں تو ہم رہا ہوئے ہمارا قصور صرف اتنا تھا کہ ہم احمدی تھے۔

پیارے آقا یقین کریں کہ جب وہ مجھے مار رہے تھے تو اس وقت ذرہ بھر بھی خوف میرے دل میں نہ تھا اور نہ ہی مجھے کوئی تکلیف محسوس ہوئی البتہ اس بات کی خوشی ضرور تھی کہ خدا کی راہ میں حقیر سی قربانی پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی!!

(باقی)

کالیکٹ میں عظیم الشان جلسہ یوم انسانیت

صوبائی سطح پر نہایت وسیع پیمانے پر ۳۰/ اپریل ۹۳ء کا لیکٹ ٹاؤن ہال میں محترم A.P. کنجا مو صاحب صوبائی امیر کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس میں شرکت کے لیئے بہت ساری جماعتوں کے نمائندگان تشریف لائے ہوئے تھے۔ تلاوت کے بعد مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت (صوبائی) نے اپنے استقبالیہ خطاب میں اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد کالیکٹ یونیورسٹی کے سابق صدر شعبہ سنسکرت ڈاکٹر M.S مینن نے افتتاحی تقریر کی اور اسی طرح کالیکٹ یونیورسٹی کے Academic college director ڈاکٹر ایون فادر تھامس۔ مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب اور خاکسار نے مخاطب کیا۔ مکرم پی۔ ایم عبداللہ صوبائی سیکرٹری تبلیغ نے شکریہ ادا کیا اس جلسہ کی رپورٹ اہمیت کے ساتھ اخبارات ماترو بھومی (تصویر کے ساتھ) مالایالہ منورما۔ اور کیرلہ کا ڈمودی نے شائع کی۔

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

ولادتیں

(۱) ۔ خاکسار کے برادر عزیز میر بدر الدین صاحب آف یاری پورہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹/ فروری ۱۹۹۳ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک بچی کی درازی عمر صحت وسلامتی، نیک صالحہ، خادمہ دین اور ہم سب کے لیئے قرۃ العین بننے کے لیئے عاجزانہ درخواست دعا ہے

(میر عبدالرحمٰن آف یاڑی پورہ کشمیر)

(۲) ۔ عزیز محمد انور شاہد کو اللہ تعالیٰ نے ۲۹/۴/۹۳ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے، نومولودہ کا نام حضور انور نے "نوماتہ شاہد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد شفیع صاحب درویش مرحوم کی پوتی اور مکرم بشیر احمد صاحب بختی محلہ دارالیمن ربوہ کی نواسی ہے۔ خاکسار اپنی پوتی کی صحت وسلامتی درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لیئے دعا کی درخواست کرتی ہے۔ (مطلوبہ بیگم اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب مرحوم درویش)

جماعت احمدیہ کی تبلیغی و تربیتی مساعی

انصار اللہ کرناٹک کا صوبائی اجتماع

مورخہ ۱۷؍اپریل ۹۳ء کو صوبائی اجتماع انصار اللہ کا بمقام یادگیر انعقاد عمل میں آیا۔ صوبہ کرناٹک کے مختلف مقامات بنگلور، ساگر، گلبرگہ، شیاپور، ہبیر گہ، حد نور اور شاہ پور کے مندوبین نے شرکت فرمائی۔ خاکسار نے قبل ازیں اس اجتماع میں شرکت کے لئے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت سے درخواست کی تھی۔ از راہِ شفقت خاکسار کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے محترم صدر موصوف قادیان سے یادگیر تشریف لائے۔

محترم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری امیر جماعت یادگیر کے تعاون سے مورخہ ۱۷؍اپریل کی صبح ساڑھے دس بجے مسجد احمدیہ یادگیر میں زیر صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم وعہد دہرانے کے بعد صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں خاکسار نے حاضرین کو مخاطب کیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جس نے ہمیں یہ کامیاب پہلا صوبائی اجتماع منعقد کرنے کی توفیق بخشی۔

اس موقعہ پر خاکسار نے دو گروپ مقرر کئے ایک گروپ کا اجلاس زیر صدارت محترم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری امیر جماعت یادگیر ہوگا جس میں تربیتی امور سے متعلق مشورے و تجاویز طے کی جائیں گے۔

دوسرے گروپ کا اجلاس زیر صدارت مکرم محمد نعمت اللہ صاحب غوری انور سابق امیر جماعت و ناظم صوبہ انصار اللہ منعقد ہوگا۔ جس میں تبلیغی امور کا جائزہ اور انہیں تیز تر کرنے کیلئے تجاویز طے کئے جائیں گے۔

دونوں گروپس میں نصف نصف انصار شامل ہوئے۔ دونوں گروپس کے صدر صاحبان نے اجلاس کے اختتام پر ایک بجے اپنی اپنی رپورٹیں پیش کر دیں۔

بعد نماز ظہر احباب نے کھانا تناول فرمایا۔ بعدہٗ ۳ بجے دوپہر دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب شروع کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی سید کلیم الدین صاحب کی ہوئی۔ دوسری تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر اجلاس نے فرمائی۔ محترم موصوف نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے انصار کے واقعات پر ایک گھنٹہ تک تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اجلاس کے آخر پر مکرم سیٹھ محمد ادریس صاحب نائب ناظم انصار اللہ صوبہ کرناٹک نے اختتامی تقریر فرمائی۔ بعدہٗ صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح یہ کارروائی اختتام کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کو قبول فرمائے۔

(محمد صبغت اللہ بنگلوری ناظم انصار اللہ کرناٹک)

خدام الاحمدیہ دہلی کی طرف سے یوم تبلیغ

خدام الاحمدیہ دہلی نے ۱۱؍اپریل کو یوم تبلیغ منایا۔ جس میں دہلی کے علاوہ قادیان کے خدام نے بھی شرکت کی۔ اس تبلیغ میں ہم قطب مینار کے علاقہ گئے اور وہاں تقریباً ۱۵۰۰ افراد کو پیغام حق پہنچایا۔ بیرونی ممالک کے لوگوں میں بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ (سید شکیل احمد ناظم تبلیغ خدام الاحمدیہ دہلی)

سونگھڑہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۲/۱/۹۳ کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم سید عبید السلام صاحب صدر جماعت منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب بر ق، مکرم سید سیف الدین صاحب نائب صدر جماعت مکرم سید عبید السلام صاحب نے سیرت النبیؐ کے عناوین پر تقریریں کیں۔ اور دعا کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔ (سید انوار الدین احمد قائد مجلس سونگھڑہ)

بمبئی جماعت کی طرف سے عید پر غرباء میں اجناس کی تقسیم

حضور انور کے ارشاد کے مطابق عید الفطر کے موقعہ پر جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے ۲۲؍مارچ کو علاقہ دیونار کے پانچ مقامات پر دو صد غریب گھرانوں میں جو حالیہ فسادات سے انتہائی متاثر ہوئے تھے، سیویاں، چینی، اور چاول تقسیم کئے گئے۔ اس طرح تقریباً ایک ہزار غرباء کو عید کی خوشی میں اپنے ساتھ شامل کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

(برہان احمد ظفر مبلغ بمبئی)

کھوریا پاڑا میں تبلیغی جلسہ

۱۹؍مئی کو جماعت احمدیہ کھوریا پاڑا، اڈیشہ کے زیر اہتمام ایک کامیاب تبلیغی جلسہ زیر صدارت جناب سید شبیر احمد صاحب تحصیلدار مہمان خصوصی منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب مبلغ سلسلہ و صدر اجلاس اور خاکسار نے مختلف عنوانات پر تقریریں کیں اس موقعہ پر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ (سید انوار الدین سیکریٹری تبلیغ سونگھڑہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کشمیر کی میٹنگ

۱۶؍مئی شام چھ بجے علاقائی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کشمیر و دیگر قائدین کی ایک میٹنگ سرینگر میں منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم وعہد دہرانے کے بعد میٹنگ میں مختلف تبلیغی و تربیتی امور پر غور کیا گیا۔ اور قائدین کو پہلے سے بڑھ کر کام کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی یہ میٹنگ نشستوں میں ہوئی۔ محترم مولانا نیاز صاحب نے نصائح فرمائے اور دعا کروائی اس میٹنگ میں ۸ مجالس کے قائدین کے علاوہ علاقائی مجلس عاملہ کے ممبران بھی شریک ہوئے۔ (اعجاز احمد نائیک قائد علاقائی کشمیر)

لجنہ اماء اللہ آسنور کا تربیتی جلسہ

لجنہ اماء اللہ آسنور کے زیر اہتمام ۱۷؍اپریل کو دن کے دو بجے سے چار بجے تک مسجد احمدیہ آسنور میں ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی ناصر احمد ندیم صاحب معلم وقف جدید منعقد ہوا۔ تلاوت وعہد اور نظم کے بعد پردے کی رعایت سے مکرم مولوی عبد المؤمن راشد صاحب مبلغ بھوان مکرم عطاء الرحمٰن خالد صاحب مبلغ نیپال، مکرم ماسٹر نعمت اللہ لون صاحب صدر جماعت اور مکرم ماسٹر عبد الحکیم صاحب نے لجنہ اماء اللہ تنظیم کی ذمہ داری اور عورتوں کے حقوق و فرائض پر روشنی ڈالی اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ (عابدہ بیگم سیکریٹری لجنہ اماء اللہ آسنور کشمیر)

مجلس انصار اللہ کلکتہ کے رمضان المبارک میں لیل و نہار

رمضان المبارک کے ایام میں بعد نماز مغرب روزانہ ایک تربیتی جلسہ احمدیہ مسجد میں منعقد کیا گیا اور مختلف تربیتی و تعلیمی ہفتے منائے گئے۔ اسی طرح جلسہ یوم مسیح موعودؑ اور کوئز کونٹیسٹ کا انعقاد بھی کیا گیا۔ (محمد فیروز الدین انور زعیم انصار اللہ کلکتہ)

درخواست ہائے دعا

محترم عبد القیوم صاحب آف برہ پورہ کو شدید فالج کا حملہ ہوا ہے ایک سائڈ گر گیا ہے موصوف کی کامل شفایابی کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد معراج علی مبلغ محمود پور)

● خاکسار امسال (HSE-II) میں زیر تعلیم ہے۔ معیاری تعلیمی سہولیات میسر ہونے کے لئے اور حسب معمول نمایاں کامیابی کے لئے نیز والدین کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (اعانت بدر ۱۰/- روپے) (عطیۃ القدوس بنت مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب یاری پورہ کشمیر)

اظہار تشکر اور درخواست دعا

(۱) اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے برادر عزیز ڈاکٹر صلاح الدین کو انڈین ویٹرنری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ DEEMED UNIVERSITY (I.V.R.I)، بریلی کے دوسرے CONVOCATION کی تقریب پر LIVESTOCK PRODUCTS TECHNOLOGY

کے شعبہ میں ڈاکٹریٹ (Ph.D) کی ڈگری عطا کی گئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ عزیزہ موصوفہ کی اس کامیابی کے بابرکت ہونے مزید دینی و دنیوی ترقیات نمایاں خدمات کی توفیق ملنے کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا کرتے ہیں۔ (اعانت بدر/۵۰ روپے) (میر عبدالرحمٰن۔ باری پورہ کشمیر)

(۲): خاکسار کی بہن مکرمہ سعیدہ پروین صاحبہ نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے گورونانک دیو یونیورسٹی میں اُردو ایم اے کے امتحان میں فرسٹ پوزیشن حاصل کرکے گولڈ میڈل کی حقدار قرار پائی ہے۔ گذشتہ سال خاکسار کی دوسری بہن مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ نے بھی اُردو ایم اے کے امتحان میں فرسٹ پوزیشن حاصل کرکے گولڈ میڈل حاصل کیا تھا۔ دُعا کریں اللہ تعالیٰ یہ کامیابیاں مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے نیز دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔
(اعانت بدر/۱۵ روپے) (امۃ الآخر بنت مکرم نذیر محمد صاحب یوکھیں تمانیاں)

بقیہ صفحہ ۱۵: میں لے کر آیا جونہی آپ کی نظر مجھ پر پڑی جزاکم اللہ جزاکم اللہ کی تکرار شروع ہوگئی۔ چائے پیتے ہوئے بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ غرضیکہ ایک چائے کی پیالی لانے پر بیسیوں دفعہ مجھے جزاکم اللہ کی دُعا ملی۔ دیکھا آپ نے اللہ والے چھوٹی سی چھوٹی خدمت کا بھی کس قدر بڑھ چڑھ کر صلہ دیتے ہیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے محسن اُستاد حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ اور ان کی اولاد در اولاد اور ہم جیسوں کو ان کی خوبیوں سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

درخواست ہائے دُعا

● خاکسار اپنی اور اہلیہ کی صحت و تندرستی کے لئے اور بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے و نیک و صالح و خادم دین بننے کے لئے اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہے۔ (اعانت بدر/۲۰ روپے)
(سید تبریز احمد وکیل رانچی)

● میری والدہ محترمہ کے گھٹنہ میں درد ہے تکلیف کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہے۔ اور والد صاحب بھی بیمار ہیں اور بڑی بہن مکرمہ سیدہ امۃ السلام عمر صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ احباب دُعا کریں خدا تعالیٰ ان کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے۔ نیز بھائیوں کے کاروبار میں برکت اور امتحان میں کامیابی عطا فرمائے۔ (سیدہ امۃ الشکور عمر بنت مکرم مولوی فضل عمر صاحب سونگھڑہ)

● میری والدہ محترمہ کی صحت کافی کمزور ہے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز اپنے بچوں کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے نیز آجکل مجھے سانس کی تکلیف بڑھ گئی ہے۔ اور دوا REACTION کر رہی ہے پورے جسم میں دانے سے نکل آئے ہیں۔ قارئین بدر سے شفایابی کے لئے درد مندانہ دُعا کی درخواست ہے۔
(شہناز انور بنت محمد احمد صاحب سولیجہ مرحوم کانپور)

ہائکنگ طلباء درجہ ثالثہ مدرسہ احمدیہ قادیان

امسال یکم اپریل ۱۹۹۳ء کو طلباء درجہ ثالثہ کو سابقہ روایات کے مطابق قادیان سے ہماچل پردیش ہائکنگ کے لئے روانہ کیا گیا۔ گیارہ طلباء اور خاکسار پر مشتمل یہ قافلہ بذریعہ بس شہر دھرم شالہ پہنچا۔ یہ شہر پہاڑ پر آباد سطح سمندر سے ۵۰۰۰ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع نہایت ہی خوبصورت ہے ہم نے یہاں کے قابل دید مقامات دیکھے۔

۲؍اپریل کو صبح ۸ بجے ہم نے "تریاونڈ" کا سفر اختیار کیا۔ تروند بہت سارے پہاڑوں کے بیچ میں گھرے ہوئے ایک پہاڑ کی چوٹی کا نام ہے جس کی مسافت دھرم شالہ سے ۲۰ کلو میٹر ہے اور جس کی بلندی سطح سمندر سے ۹۰۰۰ فٹ ہے۔ پہلے دن ہمارا یہ سفر سخت مشقت طلب ثابت ہوا۔ تین کلو میٹر کا سفر تو مکمل برف سے ڈھکی پہاڑیوں پر ہی ہوا۔ پیروں تلے ہزاروں میٹر گہری کھائی برف سے ڈھکی ہوئی اور سر کے اوپر ہزاروں فٹ بلند پہاڑ بھی برف کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھا۔ اور آگے بھی تا حد نظر برف ہی برف دکھائی دے رہی تھی۔ قدرت کا ایک ایسا حسین نظارہ تھا جو الفاظ میں ادا نہیں ہو سکتا۔

بہت دفعہ ہمیں دو پیروں کے ساتھ ساتھ دو ہاتھوں سے بھی چلنا پڑا۔ ذرا سی بھی لغزش جان کے لئے خطرہ بن سکتی تھی۔ بالآخر ۲-۱۵ بجے چوٹی پر پہنچ گئے۔ کچھ دیر آرام کیا پھر واپس دھرم شالہ روانہ ہوئے اور رات کو اپنی قیام گاہ میں پہنچ گئے۔

مورخہ ۳؍اپریل کو شہر کانگڑا گئے۔ اور وہاں کا قلعہ بھی دیکھا۔ یہ شہر اور قلعہ دونوں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دو زبردست نشانات ہیں۔ شہر اس لحاظ سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ۱۹۰۵ء میں جو زلزلہ آیا تھا اس سے سارا کا سارا کانگڑا مکمل تہہ و بالا ہوگیا تھا۔ اور آج جو ہمیں کانگڑا نظر آرہا ہے یہ سارا کا سارا ۱۹۰۵ء کے بعد کا ہے اور قلعہ اس لحاظ سے کہ یہ اب بھی اپنی زبان حال سے اپنی زیارت کرنے والوں سے بتاتا ہے کہ کسی زمانے میں آئے ہوئے زلزلہ سے میں سخت متأثر ہوا ہوں۔

مورخہ ۴؍اپریل کو چامنڈا کی طرف سفر اختیار کیا جو دھرم شالہ سے ۱۶ کلو میٹر ہے۔ ۵؍اپریل کو صبح ہم ساڑھے آٹھ بجے تندی کے لئے روانہ ہوئے جو کہ دھرم شالہ سے ۴۰ کلو میٹر پر ہے۔ ۶؍اپریل کو مختصر ہائکنگ میکلاڈ گنج کی طرف کرتے ہوئے ہم واپس ہوئے۔

۷؍اپریل کو ہم پانچ بجے چمبہ کے لئے روانہ ہوئے۔ دھرم شالہ سے چمبہ کی دوری ۱۸۰ کلو میٹر ہے۔ تین بجے چمبہ پہنچے۔ ۸؍اپریل کو شدید بارش کی وجہ سے کہیں بھی نہ نکل سکے۔

۹؍اپریل کو چمبہ سے بھرمور کا سفر اختیار کیا جو چمبہ سے ۶۲ کلو میٹر ہے۔ اور جس کی بلندی سطح سمندر سے ساڑھے سات ہزار (۷۵۰۰) فٹ ہے۔ پہلے ۴۸ کلو میٹر کی با مشقت مسافت کے بعد ہم موضع کھڑامکھ پہنچے۔ بالآخر مزید ۱۴ کلو میٹر کی مسافت کے بعد سوا تیرہ گھنٹے میں اپنی منزل کو پہنچے۔ ۱۰؍اپریل کو نزدیک کے پہاڑ کو سر کیا اور واپس ہوئے۔

۱۱؍اپریل کو بارش کی وجہ سے چمبہ سے کھجیار بذریعہ بس روانہ ہوئے جنگل میں ٹینٹ لگا کر قیام کیا کھجیار بھی قدرت کا ایک حسین نظارہ ہے۔

مورخہ ۱۲؍اپریل کو کھجیار سے ڈلہوزی جو کہ ۲۲ کلو میٹر ہے۔ پیدل روانہ ہوئے اور ساڑھے پانچ گھنٹے کے سفر کے بعد ہم ڈلہوزی پہنچے۔ ۱۳؍اپریل کو نزدیک کے مقام پنج پولا کی سیر کی۔ ۱۴؍اپریل کو یہ قافلہ ڈلہوزی سے روانہ ہو کر شام چھ بجے قادیان پہنچا۔ الحمد للہ۔
(منصور احمد (امیر قافلہ) مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

دُعائے مغفرت

افسوس میرے خالو مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف نلاکور ضلع انبالہ چند روز بیمار رہ کر ۷؍مئی کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ ۱۹۲۹ء میں بمقام حصار پیدا ہوئے۔ خاموش طبیعت سادہ مزاج اور نماز و روزہ کے پابند تھے۔ نلاکور میں آپ کا اکیلا ہی احمدی گھرانہ ہے۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی شادی قادیان میں مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش مرحوم سے ہوئی۔ دوسری بیٹی کی شادی گونڈہ میں ہوئی۔ آپ کے چار بیٹے جو کہ شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین
(خاکسار۔ بشیر الدین کارکن فضل عمر پریس قادیان)

بدر کی اعانت ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے!!
مینیجر بدر قادیان

خلاصہ خطبہ جمعہ ـــ بقیہ صفحہ اوّل

اَخْرَجَ شَطْئَہٗ یعنی ایسی کھیتی کی طرح جس کی پتیاں باہر نکلتی ہیں۔ فَاٰزَرَہٗ پھر وہ اُسے مضبوط کردے۔ فَاسْتَغْلَظَ پھر وہ پتیاں مضبوط ہوکر اُن میں قوت پیدا ہو جائے۔ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ پھر وہ اپنے ڈنٹھل پر کھڑی ہو جائیں۔ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ بونے والوں کو بہت لطف آتا ہے لیکن جو انکار کرنے والے ہیں وہ اُن کی برکتیں دیکھ دیکھ کر جلتے ہیں۔ اور انہیں بہت طیش آتا ہے۔ یہاں کھیتی بونے والوں میں داعیین اِلی اللہ کی ایک جماعت کا ذکر ہے جو کثرت کے ساتھ مختلف زمینوں میں بیج پھینکتے چلے جاتے ہیں۔ اور وہ بیج نہایت شان کے ساتھ اپنی روئیدگی نکالتا چلا جاتا ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی داعیین اِلی اللہ کی مثال دی ہے لیکن انہوں نے مختلف داعیین اِلی اللہ کی مثال دی ہے۔ جو اپنے ذوق، استعداد و قابلیت کے ساتھ دعوت اِلی اللہ کرتے ہیں۔ لیکن قرآنِ مجید نے صرف اُن دعوت اِلی اللہ کرنے والوں کی مثال دی ہے جو اچھی زمینوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ اور پھر جب خدا اُن کو برکات عطا کرتا ہے تو دشمن غیظ و غضب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

عرفان سے بھرپور خطبہ جمعہ میں حضور انور نے داعیین اِلی اللہ کے متعلق عہد نامہ جدید میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی بیان کردہ مثالیں اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ مثالیں بیان فرما کر جماعتِ احمدیہ سے اُن کے غیر معمولی تعلق ہونے کا ذکر فرمایا۔ ساتھ ہی آپ نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی مثالوں کے مقابل قرآن مجید کی مثالوں کی عظمت کا موازنہ بھی فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مخلص اور متقی داعیین اِلی اللہ دعوت اِلی اللہ کے کاموں میں رِیاء کو داخل نہیں کرتے ورنہ اُن کا بیج ایک ایسی چٹانی جگہ میں گرنے کے مترادف ہو جاتا ہے جسے بارش بہا کرلے جائے۔ لیکن کامیاب داعیین اِلی اللہ کے بیج کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ ایسی عمدہ زمین کا انتخاب کرتے ہیں۔ اور اللہ اُن کے کاموں میں اتنی برکت دیتا ہے کہ اُن کا بویا ہُوا ایک بیج سات سو دانے اُگاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ کے تحت اُن مخالفین کا ذکر فرمایا جن کے متعلق حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بھی ذکر فرمایا کہ وہ کانوں سے سُنیں گے لیکن ہرگز نہ سُنیں گے۔ اور آنکھوں سے دیکھیں گے اور ہرگز نہ معلوم کریں گے۔ کیونکہ اُن کے دِلوں پر چربی چھا گئی ہے۔ فرمایا کہ آج کے دَور کے مسیح کے مخالفین کی بھی بالکل وہی حالت ہو گئی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام باوجود اس مخالفت کے اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دُنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔“ (الوصیۃ)

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم فتوحات و برکات کے حیرت انگیز دَور میں داخل ہو چکے ہیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے جمعرات ۱۰ر جون کو منصبِ خلافت پر قائم فرمایا اور اگلے دن ۱۱ر جون کو جمعہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری خلافت کو گیارہ سال مکمل ہوکر بارھواں سال شروع ہو چکا ہے۔ اس ضمن میں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے

”بعد گیارہ انشاء اللہ“

حضور انور نے فرمایا کہ اِس الہام کا خلافتِ رابعہ سے گہرا تعلق معلوم ہوتا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ بعد گیارہ سال کے اللہ تعالیٰ اپنے افضال و انعامات اور برکات کے دروازے کھول دے گا۔

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احباب جماعت بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ اگر اُن میں سے کسی کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرکات میں سے کوئی چیز ہو تو وہ ناظر اعلیٰ قادیان کے نام اس کی تفصیل بھجوائیں۔ یہ تبرکات خواہ جماعتی ملکیت میں ہوں یا ذاتی ملکیت میں ہوں ان کی تفصیل فوری درکار ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

سالانہ اجتماع انصار اللہ بھارت ۱۹۹۳ء

تمام زعمائے کرام مجالسِ انصار اللہ و ممبران مجالسِ انصار اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اِمسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حسبِ معمول سالانہ اجتماع کے لئے ۲۰-۲۱ر اکتوبر ۱۹۹۳ء کی تاریخیں تجویز کرتے ہوئے منظوری کی درخواست کی گئی جس پر حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرمایا ہے

”منظور ہے۔ اللہ مبارک کرے۔“

تمام عہدیدارانِ مجالس انصار اللہ بھارت سے درخواست ہے کہ ابھی سے اِس اجتماع کے لئے ہر طرح کی تیاری فرمادیں اور کوشش اور دُعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ ہمارے اِس اجتماع کو حضور انور کی دُعا کا چمکتا ہُوا نشان بنا دے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان

وصیّت کی اہمیّت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وصیت کے متعلق بیان فرماتے ہیں:-

”موت کے وقت اکثر وصایا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دِن قریب ہیں اِس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے جو امن کی حالت میں وصیّت لکھتا ہے۔ اور اس وصیت کو لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیراتِ جاریہ کے حکم میں ہوگا۔“

احبابِ جماعت کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کو ملحوظ رکھتے ہُوئے جلد از جلد صحت اور امن کی حالت میں وصیت کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کسی کو کب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بُلاوا آ جائے اور وصیت کرنے کی توفیق نہ مِل سکے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیّت نمبر ۱۴۹۲۵

مَیں راشدہ رحمٰن زوجہ محمد مُصلح الدین سعدی قوم جٹ پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخِ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صُوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۹۲ حسبِ ذیل وصیت کرتی ہُوں:-

مَیں وصیت کرتی ہُوں کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اِس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد کی تفصیل درجِ ذیل ہے (والد صاحب کا ترکہ ابھی تقسیم نہیں ہُوا ہے)

۱- حقِ مہر بذمہ خاوند /۱۰,۰۰۰ روپے۔ ۲- زیور طلائی: ۱- ایک ہار ۲۵ گرام۔ ۲- کان کے کانٹے ۹,۳۰۰ گرام۔ ۳- کان کے کانٹے ۲,۵۰۰ گرام۔ ۴- کان کے ٹاپس دو جوڑی ۳,۸۰۰ گرام۔ ۵- انگوٹھی چار عدد ۱۰,۵۰۰ گرام۔ ۶- کان کے کانٹے ۲,۴۰۰ گرام۔ ۷- کان کی بالی ۳,۳۰۰ گرام۔ ۸- انگوٹھی ایک عدد ۱ گرام۔ کُل وزن ۵۷,۸۰۰ گرام موجودہ قیمت /۲۳۰۵۰ روپے۔

۳- زیور نقرئی: ۳ سیٹ ۲۰۷ گرام موجودہ قیمت /۴۶۰۰ روپے۔

مَیں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہُوں۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ دوصد روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کے (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصّہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد مَیں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخِ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربّنا تقبّل منّا اِنّک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
مُصلح الدین خاوند موصیہ	راشدہ رحمٰن	شاہد احمد قاضی

ضروری اعلان

اُمراء، صدر صاحبان اور عہدیدارانِ مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیرونِ ہند مقیم بھارت کی جماعتوں کے افراد سے ہندوستان میں کسی قسم کا کوئی چندہ وصول نہ کیا جائے۔ یہ ہدایت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

امتحان دینی نصاب جماعتہائے احمدیہ بھارت

جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سالِ رواں میں دینی نصاب کا امتحان انشاء اللہ ۲۶ ستمبر ۱۹۹۳ء بروز اتوار ہوگا۔ اس امتحان کے نصاب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء کا مجموعہ جو نظارت دعوۃ و تبلیغ (نشر و اشاعت) نے "انفاخِ قدسیہ" کے نام سے شائع کیا ہے، مقرر کیا گیا ہے۔

احباب جماعتہائے احمدیہ بھارت اس کا مطالعہ کر کے کثرت کے ساتھ اس امتحان میں شمولیت فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواستِ دعا

عزیزہ آسیہ بیگم بنت مکرم سیٹھ محمد عظمت اللہ صاحب حیدرآباد بعض نسوانی عوارض میں مبتلا ہیں۔ لیڈی ڈاکٹر نے بعد تشخیص آپریشن کئے جانے کا امکان بتایا ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ہر پریشانی سے بچائے۔ (خاکسار محمد کریم الدین شاہد قادیان)

ہفتۂ قرآنِ مجید

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ امسال ہفتۂ قرآنِ مجید یکم تا ۷ جولائی کی تاریخوں میں منعقد کرنے کا اہتمام کریں۔ تقاریر کے لئے بعض عنوان درج ذیل ہیں:-

● قرآنِ مجید ایک دائمی اور عالمگیر شریعت ہے۔ ● قرآنِ مجید کی عظمت و شان ● قرآنِ مجید کے دنیا پر احسانات۔ ● ہستی باری تعالیٰ اور قرآنِ مجید۔ ● قرآنِ کریم کی تعلیم عالمِ آخرت کے متعلق۔ ● قرآنِ کریم کی رُو سے معرفتِ الٰہی کے حصول کے ذرائع۔ ● قرآنِ کریم میں جملہ الہامی کتب کی قائم رہنے والی صداقتیں موجود ہیں۔ ● قرآنِ کریم کی رُو سے اعمالِ صالحہ اور ذکرِ الٰہی کی ضرورت و اہمیت۔ ● فلاح و نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔ ● تربیتِ اولاد اور اطاعتِ والدین کے متعلق قرآنی تعلیمات۔ ● لقائے الٰہی کے متعلق قرآنِ مجید کی راہنمائی۔

تمام عہدیدارانِ جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ ہفتۂ قرآنِ مجید کو پورے اہتمام سے کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ اور جلسوں میں احباب جماعت مرد و زن اور بچوں کو شریک کر کے قرآنِ کریم کے معارف سے آگاہ کریں۔ نیز رپورٹیں نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

لُتھرا جیولرز

M/S PARVESH KUMAR S/O SHRI GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN - 143516.

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان

پروپرائیٹر:-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد

PHONE:- 04524 — 649.

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES
AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS } 4378/4 B. MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643.
FAX:- 91-11-3755121, SHELKA NEW DELHI

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)

C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

ارشادِ نبوی
اِحْفَظْ لِسَانَكَ
(تُو اپنی زبان کی حفاظت کر)
— (منجانب) —
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶- مینگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں۔"
— (کشتی نوح) —
NIR
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ۔ مضبوط اور دیدہ زیب
ربر شیٹ، ہوائی چپلی نیز ربر
پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔

Starline
NEW INDIA RUBBER
WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015.

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
— (پیشکش) —
یاقی پولیمرز۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۴۶
فون نمبرز:-
43 — 4028 - 5137 - 5266